Regd. No. P.GDP-3
Ph. No. 35
Rigistered with the registrar of News Paper for India at No. R. N. 61/67
شمارہ نمبر - 48
ہفت روزہ
بدر
قادیان
THE WEEKLY BADR QADIAN
ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر
"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں رُوپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے جو خُدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں اور ان ہی چیزوں کے مجمُوعے کا نام "تحریکِ جدید" ہے۔"
(ارشاد حضرت المصلح الموعودؓ بانئ تحریکِ جدید)
خصُوصی اِشاعت
تحریکِ جدید نمبر
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان۔!!
ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ مالک: صدر انجمن احمدیہ قادیان
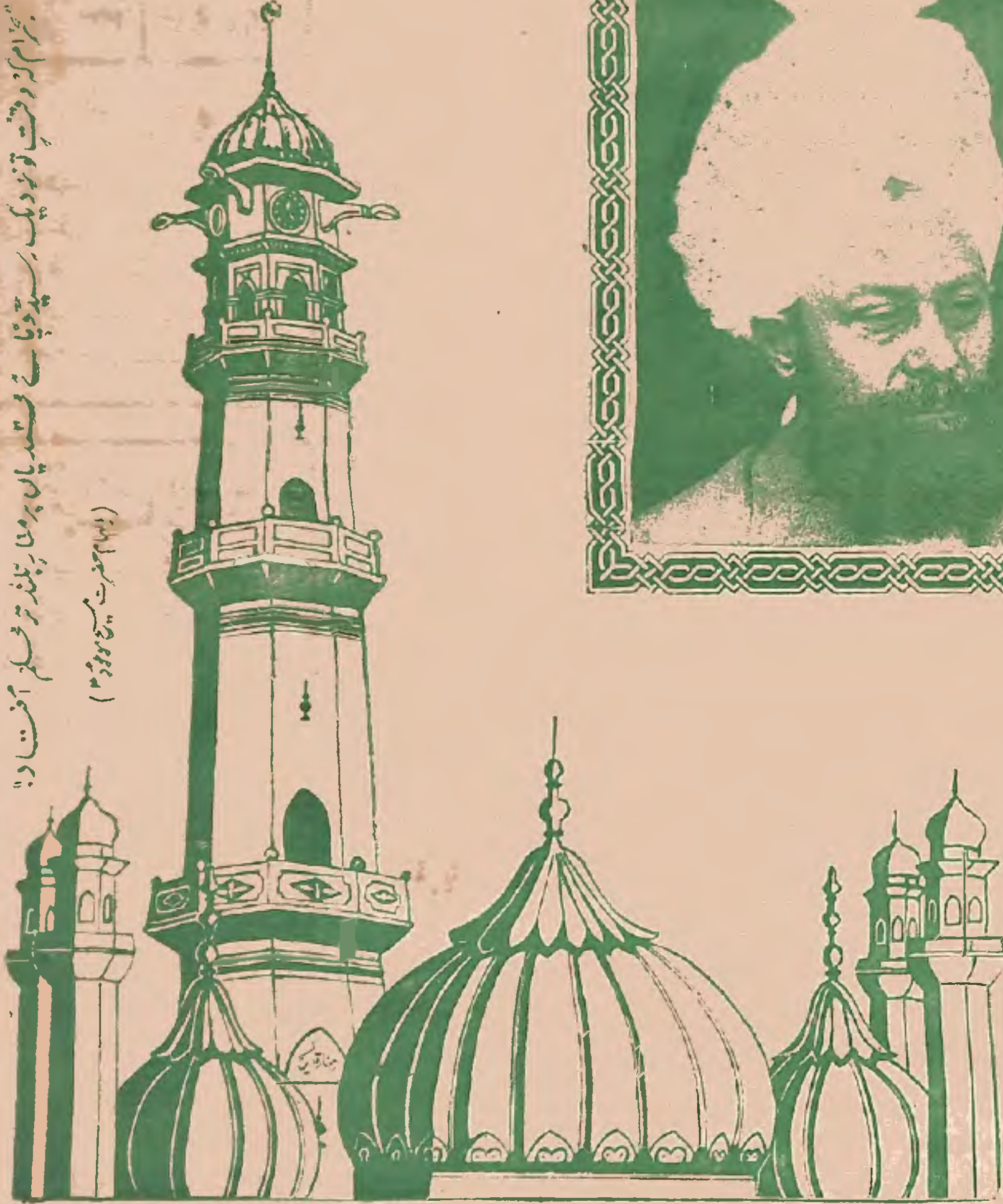
ہفت روزہ بدر قادیان

تحریکِ جدید نمبر

:- بابت :-

۵ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ

(مطابق)

۲۹ نبوّت ۱۳۶۳ ہش

۲۹ نومبر ۱۹۸۴ء

جلد ۳۳	شمارہ ۴۸

شرحِ چندہ

سالانہ ——— ۳۶ روپے

ششماہی ——— ۱۸ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ——— ۷۵ پیسے

اشاعتِ خصوصی ——— ۲۵-۱ روپیہ

اداریہ

تحریکِ جدید ـــ امن اور عافیت کا ایک مضبوط حصار!

قوموں کے عروج و زوال پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کسی قوم نے سادگی و کفایت شعاری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا، ترقی و کامرانی اس کے قدم چومتی رہی۔ مگر جیسے ہی معاشرتی زندگی میں اسراف اور بے جا تکلفات داخل ہونا شروع ہوئے، قومی زندگی بھی زوال پذیر ہونے لگی۔ حتیٰ کہ اس قوم کی داستانِ حیات تاریخ کائنات میں عبرت و نصیحت کا ایک مستقل عنوان بن کر رہ گئی ہے۔

اس قاعدۂ کلیہ کی سچائی کو تلاش و جستجو کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے آپ کو بہت زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ تاریخِ اسلام پر نظر ڈالئے۔ آپ دیکھیں گے کہ جب تک ارشادِ قرآنی كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (اعراف: ۳۲) اور وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: ۲۷) کے مطابق سادگی، قناعت، کفایت شعاری اور جفاطلبی وغیرہ اوصاف اسلامی معاشرے کا جزوِ لاینفک رہے، مسلمان زندگی کے ہر میدان میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ بہت مختصر اور قلیل سے عرصہ میں اُنہوں نے دُنیا کے نقشے کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

مگر ـــ اقصائے عالم میں پے در پے حیرت انگیز فتوحات حاصل کرنے کے بعد جیسے ہی مُسلمانوں کی عملی زندگی میں سادگی، قناعت اور جفاطلبی کی بجائے عیش کوشی، آرام طلبی اور بے جا تکلفات نے گھر کرنا شروع کر دیا، اسلامی تمدّن کی بُنیادیں متزلزل اور مسلم معاشرے کی شیرازہ بندیاں منتشر ہونے لگیں۔ انجام کار اُمتِ مُسلمہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے معزز آسمانی لقب سے محروم ہو کر پھر اسی قعرِ مذلت میں جا گری جہاں سے کبھی اس نے عروج پکڑا تھا۔

عالمِ اسلام پر ذلت و ادبار اور پستی و زبوں حالی کی کئی تاریک صدیاں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک بار پھر جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے پاک نوشتوں کے مطابق مسلمانوں کو دوبارہ عزت و شرف کے بلند مقام پر فائز کرنے کے لئے موجودہ زمانہ میں اپنے مامور کو مبعوث فرمایا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پاکر تبلیغ و اشاعتِ دین کی بابرکت آسمانی مہم کا آغاز کرتے ہوئے اوّلاً خود مسلمانوں کو ان مشرکانہ خیالات، بے ہودہ رسُوم و رواج اور جاہلانہ بدعات کی ہلاکت آفرینیوں سے آگاہ کیا۔ جو اُن کی پسماندگی و زبوں حالی کا اصل سبب تھیں۔ اور جن کی بھاری بھرکم گٹھڑیوں کو سروں پر اُٹھا کر غلبۂ اسلام کی طویل اور دُشوار گزار شاہراہوں پر گامزن ہونا ان کے لئے قطعاً ممکن نہیں تھا۔ آپ نے تبلیغ و اشاعتِ دین کی بابرکت مہم میں شریکِ کار بننے کے لئے مُسلمانوں کو یہ کہہ کر پکارا کہ:-

"اِس تاریکی کے زمانہ کا نور مَیں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اُس نے بھیجا ہے کہ تا مَیں امن اور حلم کے ساتھ دُنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔" ("مسیح ہندوستان میں" صفحہ ۱۱)

نیز فرمایا ؎

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے ۔۔ ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

امن اور عافیت کا یہ وہ حصار تھا جو جماعتِ احمدیہ کی شکل میں منظرِ عام پر آیا۔ جسے مزید مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دُوسرے جانشین سیدنا حضرت محمود المصلح الموعودؓ نے ۱۳۱۳ہش ۱۹۳۴ء میں "تحریکِ جدید" کا اجراء فرمایا۔ اور یُوں احمدیت کے حصار میں ایک اَور مضبوط حصار قائم کر کے افرادِ جماعت کو بے ہودہ رسُوم و رواج، بے جا اسراف اور لغویات سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا:-

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عُمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کرسکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے۔"

(خطبۂ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

جہاں تک اس بابرکت تحریک کے مالی مطالبہ کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس باب میں اخلاص اور قربانی کے بڑھ چڑھ کر مظاہرے کر رہی ہے۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین خطبہ جمعہ سے ظاہر ہے کہ وہی تحریک جو آج سے پچاس سال قبل چند ہزار روپے کے مالی مطالبہ سے شروع ہوئی تھی آج بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیوں کی حدود پھلانگ چکی ہے۔ اور چونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ مستقل وعدہ ہے کہ ـــ "يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ" ـــ اس لئے ہمارے لئے یہ یقین کرنے میں کوئی امر مانع نہیں کہ اِنشاء اللہ یہ بابرکت تحریک عنقریب کروڑوں کے اعداد و شمار کو تجاوز کر کے اربوں میں داخل ہو جائے گی۔
وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

ضرورت اِس امر کی ہے کہ اِس بابرکت آسمانی تحریک کے وہ تمام مطالبات جن کا تعلق ہماری قومی، خاندانی اور انفرادی زندگی کی اصلاح سے ہے، ہم انہیں بھی ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ مثلاً ہر قسم کے تکلفات سے عاری سادہ زندگی اختیار کرنا، ہمہ اقسام لغویات اور فضول خرچیوں سے مجتنب رہنا۔ محنت و مشقت برداشت کرنے اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت بنانا۔ اور غُربت و امارت کے امتیاز کو ختم کر کے صحیح معنوں میں اسلامی مساوات قائم کرنا وغیرہ مطالبات اپنی ذات میں ہرگز معمولی نہیں بلکہ یہی اُمور آئندہ دُنیا کے لئے اسلامی تہذیب و تمدّن کی بُنیاد بننے والے ہیں۔ پس آئیے ہم جائزہ لیں کہ وہ تمام لغویات جن سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامور نے دُور رہنے کی تلقین فرمائی تھی، اور جن کے تابڑ توڑ حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ہمارے گرد مطالباتِ تحریکِ جدید کی مضبوط دیوار کھینچی تھی، کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ پھر کسی چور دروازے سے ہمارے معاشرے میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اگر کہیں ایک بھی ایسی مثال نظر آئے تو ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ارشادِ نبویؐ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ (مسلم) کے مطابق فوری طور پر اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ تاکہ وہ ہمارے معاشرے میں دوبارہ جڑ نہ پکڑ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جہت سے بھی اپنی عظیم جماعتی ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

خورشید احمد انور

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ نبوّت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور لندن میں بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عُمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ نبوّت (نومبر) حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ خدا کے فضل سے طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضرت سیّدہ موصوفہ کی کامل و عاجل صحت و درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

● ـــ مقامی طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ٭

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ

۲۶ اخاء (اکتوبر) سنہ ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر دفتر وکالت مال تحریک جدید قادیان اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— وکیل المال تحریک جدید قادیان

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

یہ جمعہ اس سال کے اکتوبر کا آخری جمعہ ہے۔ اور حسب روایت اس جمعے میں جو اکتوبر کا آخری جمعہ ہوتا ہے عموماً تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے اس جمعہ میں نہ ہوسکے تو پھر نومبر کے پہلے جمعہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ قبل ازیں تو اس جمعہ کے ساتھ مجلس انصار اللہ کے اجتماع کا افتتاح بھی اکٹھا ہو جایا کرتا تھا لیکن امسال حکومت نے مجلس انصار اللہ کو تو اجتماع کی اجازت نہیں دی۔ لیکن علماء کو جو غیر احمدی علماء ہیں اُن کو ربوہ میں اکٹھے ہو کر تین دن، دن رات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگانِ سلسلہ اور علماءِ سلسلہ کو نہایت گندی گالیاں دینے کی اجازت دی۔ کیونکہ اُن کا یہ ایمان ہے حکومت کا، کہ اس ملک میں انصاف ہونا چاہیئے۔ اور ان کو یہ بھی دعویٰ ہے کہ انصاف کیا جا رہا ہے۔ اور جس طرح ایک احمدی کی حیثیت ہے اس ملک میں۔ اسی طرح صدرِ پاکستان کی حیثیت ہے۔ اس لئے اس بات کو سو فیصدی ثابت کرنے کے لئے وہ یہ رویّہ اختیار کرتے ہیں تاکہ کسی قسم کے اشتباہ کا کوئی سوال نہ رہے کہ کس قسم کا انصاف اس ملک میں قائم ہے۔ بہرحال

اللہ تعالیٰ سے ہی ہماری ساری اُمیدیں اور توقعات وابستہ ہیں

اور خیر الحاکمین تو وہی ہے۔ جب اُس کے انصاف کا وقت آیا کرتا ہے تو ملکیت کی کنجیاں تو چونکہ اُس کے ہاتھ میں ہیں، اس لئے ہر دوسرا انسان انصاف کے مقام سے معزول کیا جاتا ہے۔ اور خدا کی تقدیر جو اپنے ہاتھ میں انصاف لیتی ہے تو پھر کسی کا بس نہیں چلتا کہ اس انصاف کے مقابل پر کوئی بات کہہ سکے۔ تو ہمیں تو خیر الحاکمین سے ہی توقع ہے کہ وہ انصاف فرمائے گا۔ لیکن دعا ہماری یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم فرمائے۔ بہرحال یہ جمعہ چونکہ مجلس تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا جمعہ ہے اس لئے میں آج

مجلس تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان

کرتا ہوں۔ اور اس ضمن میں سب سے پہلی خوشخبری جماعت کو یہ دینی چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال نئے سال کے آغاز کے وقت میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ چونکہ پچاس سال تحریک جدید کو پورے ہو رہے ہیں اور آئندہ سال جب اعلان ہو رہا ہوگا آغاز کا، تو اس وقت اکاونواں سال شروع ہو چکا ہوگا۔ اور چونکہ یہ ایک جماعت کی تاریخ میں ایک LANDMARK (لینڈ مارک) ہے۔ ایک خاص نشانِ منزل ہے۔ اس لئے پہلے تو وعدے پچاس سال تک لاکھوں میں ہوتے رہے۔ اب میری خواہش ہے کہ آئندہ سال ہم کروڑ تک پہنچ جائیں۔ اور آئندہ پھر کروڑوں میں باتیں ہوں۔ یہاں تک کہ صدی کے آخر پر جاکر تحریک جدید کا بجٹ اربوں میں پہنچ چکا ہو۔ تو الحمد للہ خدا تعالیٰ نے احسان فرمایا اور نامساعد حالات کے باوجود اور باوجود اس کے کہ دوسری بہت سی تحریکات بھی تھیں اور بہت اقتصادی بوجھ بھی تھا جماعت پر۔ اب تک اس سال کے وعدے جو گزشتہ سال گزرا ہے

ایک کروڑ تین لاکھ اُنہتّر ہزار

تک پہنچ چکے ہیں۔ اور جماعت پاکستان نے بھی اس معاملہ میں غیر معمولی قربانی کا اظہار کیا ہے اور باہر کی جماعتوں نے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے پیش کئے۔ پاکستان کے اضافے بیرونی دنیا کے اضافوں سے نسبت کے لحاظ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

جہاں تک انگلستان کا تعلق ہے جماعت انگلستان کے گزشتہ سے قبل سال کے وعدے بائیس ہزار پونڈ کے تھے۔ اور ان گزشتہ سال یعنی جو اب ختم ہو رہا ہے، اس میں یہ وعدے بڑھا کر چھبیس ہزار تک پہنچا دیئے گئے۔ لیکن وصولی میں ابھی انگلستان کچھ پیچھے ہے۔ اور وصولی ۳۱ اکتوبر تک ۲۱ ہزار پونڈ تک پہنچی ہے۔ یعنی [illegible] تو بہت معمولی سا فرق ہے۔ معلوم ہوتا ہے عدم توجہ کی وجہ سے یا غالباً [illegible] کی تحریک ہے اس کے نتیجہ میں شاید کچھ غفلت ہو گئی ہو۔ مگر میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ذرا سی کوشش سے ہی چند دن کے اندر یہ کمی بھی پوری ہو سکتی ہے۔ پاکستان کا جو مجموعی وعدہ ہے اس کے مقابل پر بھی وصولی میں کچھ کمی ہے۔ لیکن گزشتہ سال کے مطابق جب ہم جائزہ لیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں عموماً اکتوبر میں جو فصلیں آتی ہیں اُن پر ادائیگی ہوتی ہے۔ اس لئے چند دن پاکستان کی جماعتیں تاخیر سے ادائگی کرتی ہیں۔ کیونکہ اکثر زمیندار جماعتیں ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال اکتوبر تک اکیس ۲۱ لاکھ پچاس ۵۰ ہزار کی وصولی تھی۔ لیکن سال کے آخر تک تیس ۳۰ لاکھ گیارہ ۱۱ ہزار تک پہنچ گئی۔ اسی سے توقع رکھتے ہوئے

میں اُمید رکھتا ہوں

کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کا وعدہ اپنے نہ صرف معیار کو پہنچے گا بلکہ آئندہ سال انشاء اللہ اور بھی آگے بڑھ جائے گا۔ بیرونِ پاکستان اور پاکستان کی جماعتوں کے موازنے کے لئے چند چارٹس تیار کروائے گئے ہیں۔ وہ میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے سال اُنچاس میں اڑتیس ۳۸ ہزار ایک سو بیاسی ۱۸۲ وعدہ کنندگان نے حصہ لیا اور تیس لاکھ بجٹ تھا۔ وسط اکتوبر تک وصولی اکیس ۲۱ لاکھ پچاس ۵۰ ہزار روپے تھی۔ لیکن سال کے اختتام کے بعد چند دن کے اندر اندر کل وصولی تیس ۳۰ لاکھ گیارہ ۱۱ ہزار دو سو تینتیس ۲۳۳ روپے تک پہنچ چکی تھی۔ اور سال رواں جو گزر رہا ہے اس میں وعدہ کنندگان اُنتالیس ۳۹ ہزار نو سو آٹھ تک پہنچ گئے۔ یعنی خدا کے فضل سے سترہ سو چھبیس ۱۷۲۶ وعدہ کنندگان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ یہ وعدہ کنندگان کا اضافہ زیادہ تر دفتر سوم میں ہے۔ اور دفتر سوم میں خصوصی کوشش چونکہ لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے اس لئے اس کا سہرا ایک حد تک لجنہ اماء اللہ کے سر پر بھی بنتا ہے۔

اللہ تعالےٰ خواتین کو جزاء دے

ان کے سپرد جب بھی جماعت کی طرف سے کوئی کام کیا جاتا ہے تو نہایت ہی مستعدی سے سر انجام دیتی ہیں۔ اور تمام دُنیا کی عورتوں کا یہ اعتراض کہ مسلمان عورت پردے

میں بٹھا کے کمیٹی بنادی گئی ہے۔ یہ جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

جہاں تک جماعت کی تاریخ کا تعلق ہے سب سے زیادہ کام کرنے والی پردہ دار عورت ہے۔ اور تمام نیک تحریکات میں سب باتوں میں آگے بڑھنے والی خدا کے فضل سے پردہ دار عورت ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے کام کرنے والی بھی جو تحریکات مردوں سے تعلق رکھتی ہیں اگر اُن میں کمی ہو اور عورتوں کے سپرد کی جائیں تو اُن میں بھی یہ آگے بڑھ کر اُن کے ہاتھ بٹاتی ہیں۔ تو یہ اعتراض تو عمل سے جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے کہ پردوں کے نتیجہ میں قوموں کے اندر کچھ سُستی پیدا ہو جاتی ہے یا ایک وجود کا حصہ معطّل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وجود میں تو اس کے بالکل برعکس نمونے نظر آ رہے ہیں۔ جو بے پردہ عورتیں ہیں اُن کے رجحانات دُنیاداری اور دُنیاطلبی کی طرف زیادہ ہیں۔ اور دوسرے مشاغل اور فیشن پرستیاں بھی اُن کے اُوپر بُرے رنگ میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ لیکن

لجنہ کی پردہ دار خواتین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قُربانی اور خدمت کے ہر معیار میں بہت ہی پیش پیش ہیں۔ اور آزاد قوموں کی عورتوں کی کوئی تنظیم بھی اپنی مستعدی اور وقت کے بہترین مصرف کے لحاظ سے ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور اصل جواب جو موجودہ دُنیا میں اسلام پر حملوں کے ہیں وہ عملی لحاظ سے ہی پیش کرنے چاہئیں اور وہی قابلِ قبول ہوا کرتے ہیں۔ تو دفتر سوم میں لجنہ نے اللہ کے فضل سے نمایاں کام کیا اور گزشتہ سال بھی میں نے محسوس کیا تھا کہ بہت ہی اچھا کام کیا اور غیر معمولی اضافہ کیا۔ وعدہ کنندگان میں بھی اور چندوں کی مقدار میں بھی۔ بجٹ انچاس کا تیس لاکھ تھا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگرچہ وسط اکتوبر تک صرف اکیس لاکھ وصولی تھی۔ لیکن سال کے آخر تک اور کچھ دن بعد تک تیس لاکھ سے بڑھ گئی۔ اس مرتبہ بجٹ چالیس لاکھ رکھا گیا اور وسط اکتوبر تک ستائیس لاکھ اسّی ہزار وصولی ہو چکی تھی۔ اور اگر گزشتہ سال کی نسبت کو ملحوظ رکھا جائے تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ وصولی توقع سے بڑھ جائے گی۔ بجٹ میں اضافہ امسال ۳۳ فیصد کیا گیا تھا اور گزشتہ کے مقابل پر یہ اضافہ ۲۹ فیصد تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پُورا ہو چکا ہے۔

دفتر اوّل۔ دفتر دوم اور دفتر سوم کے موازنے بھی اعداد و شمار کی صُورت میں موجود ہیں۔ لیکن اِن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف دفتر اوّل کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دفتر اول کے متعلق میں نے یہ تحریک کی تھی کہ دفتر اوّل چونکہ

ایک بہت ہی عظیم الشان تاریخی حیثیت کا دفتر

ہے اس لئے جماعت اس دفتر کو کبھی بھی مرنے نہ دے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے سب سے پہلے تحریک کی قربانیوں میں عظیم الشان حصہ لیا تھا۔ ہمارے ماں باپ یا بعضوں کے دادا ہوں گے۔ اور ان لوگوں نے پہلا قدم اُٹھایا ہے عظیم الشان نیکی کی طرف۔ اور یہ تمام دُنیا میں جو کثرت کے ساتھ جماعتیں پھیل گئی ہیں اور ملک ملک اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے خدام نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں اور غیروں کو اسلام سکھا رہے ہیں۔ یہ ساری برکت اُن قربانی کرنے والوں کی قربانی کی ہے جنہوں نے دفتر اوّل کا آغاز کیا تھا۔ عورتیں کیا اور مرد کیا اور بچے کیا۔ عجیب عاشقانہ رنگ میں نہایت ہی غریبانہ حالت کے باوجود انہوں نے بڑا بوجھ اُٹھایا جو توقع سے بڑھ کر تھا۔ اور پھر اس کو مسلسل تا زندگی وفا کے ساتھ نباہتے رہے۔ اِس لئے میں نے یہ تحریک کی تھی کہ جن کے والدین نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا، اور وہ فوت ہو گئے۔ وہ صدقہ جاریہ کے طور پر اور اپنے والدین کے احسان کے طور پر یا اپنے دادا یا اور بزرگوں کے احسان کے طور پر جہاں سے وہ چندہ منقطع ہوا تھا وہاں سے اُس چندے کو دوبارہ شروع کر دیں۔ اور چونکہ اُس زمانے کے مالی حالات کے پیشِ نظر وہ بہت بڑی رقمیں نظر نہیں آتیں

آج کل کے حساب سے

اگر دیکھا جائے۔ اس لئے ہر شخص کے بس میں ہے۔ چونکہ اُن لوگوں کے خاندان اللہ کے فضل سے بہت دُنیاوی وجاہت پا گئے ہیں اور مالی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے اُن کو کشائش عطا فرمائی ہے۔ سہولتیں عطا فرمائی ہیں۔ اس لئے اگر وہ سابقہ بقایا بھی دینے کی کوشش کریں تو ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ نہ صرف دیں بلکہ بڑھا کر دیں۔ چندے بھی اگر مل کر یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اپنے ماں باپ کے نام کو مرنے نہیں دینا۔ اور قیامت تک ہماری نسلیں اُن کی طرف سے چندے دیتی رہیں گی تو بہت ہی ایک عظیم الشان قدم اُٹھایا جائے گا۔ اور جو لوگ اِس میں حصہ لیں گے اُن کے بھی نام اللہ کے رجسٹر میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس دفتر کو ہم نے بہرحال زندہ رکھنا ہے۔ اور یہ دفتر ویسے بھی بہت ہی عظیم الشان معززین کا دفتر ہے۔ اس میں صحابہ کرام شامل ہیں۔ اس میں احمدیت کے نام پر حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ کا پیغام سُننے کے بعد شامل ہو کر قربانیاں دینے والے بکثرت لوگ شامل ہیں۔ اور پھر تابعین بھی اوّل نسل کے شامل ہیں۔ اس لئے یہ جماعت کا خلاصہ ہے دفتر۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ کے علاقے میں بھی اگر کسی کے علم میں ہو کہ اُن کے ماں باپ تحریک میں حصہ لیتے تھے، ضرور کوشش کریں کہ ان کے نام کو زندہ رکھیں۔ جو اطلاعیں ملی ہیں، غالباً سولہ سَو ۱۶۰۰ ایسے کھاتے تھے جن کو آپ DEAD کھاتہ کہتے ہیں۔ مرا ہُوا کھاتہ۔ اور چونکہ اُن لوگوں کی قربانیاں خدا کی نظر میں زندہ رہنے کے قابل تھیں۔ اِس لئے

اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریک ڈالی

اور جب میں نے تحریک کی تو سولہ سَو ۱۶۰۰ کھاتے سے کچھ زائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب زندہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کے ورثاء نے بڑی محبت اور عشق کے اظہار کے طور پر قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور سارے بقائے پُورے کر دیئے ہیں۔ اور اب سے وہ آئندہ عہد کر چکے ہیں کہ ہم ان کو جاری رکھیں گے۔ اور ہمارے بعد، وہ دعا کرتے ہیں کہ ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ ان کو جاری رکھیں گی۔ لیکن بہت سے نام ایسے ابھی باقی ہیں۔ جن کے متعلق تحریک جدید کے پاس ریکارڈ نہیں ہے کہ اُن کے بچے کہاں گئے ہیں اور باوجود اس کے کہ جماعتوں کو سرکلر دیا گیا تھا۔ لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ سرکلر امیر یا مربّی تک پہنچتا ہے۔ پھر بعض کارکنان تک پہنچ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کے اندر کمزوری آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ محنت نہیں اُٹھائی جاتی کہ ساری جماعت تک ایک ایک فرد تک پیغام پہنچ جائے اور پھر یاد دہانی کروائی جائے۔ اس لئے اس خطبے میں

میں خود یاددہانی کراتا ہوں

کیونکہ اب تو کیسٹس کے ذریعہ ساری دُنیا میں پیغام پہنچ رہا ہوتا ہے۔ اِس لئے جس جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ تلاش کرے خود کہ میرے والدین یا میرے دادا پڑدادا نے یا بعض اور بزرگوں نے حصہ لیا تھا کہ نہیں تحریکِ جدید میں؛ اور اگر لیا تھا تو پھر اُسے وہ زندہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر کوئی ایسے بزرگ ہوں جن کی اولاد نہ ہو، لاوارث مر چکے ہوں، خدانخواستہ، ایسے بھی ہوتے ہیں بہرحال۔ تو میری تحریکِ جدید سے یہ گزارش ہے کہ اُن کے نام میرے سپرد کریں۔ میری یہ خواہش ہے کہ میں اُن کی طرف سے بھی چندہ دوں اور آئندہ بھی میری اولاد کی جو بھی شکل ہو، ان کو بھی نصیحت کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نام زندہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ ایک حصہ تحریکِ جدید کا اعمال کی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس کے متعلق میں چند باتیں بعد میں بیان کروں گا۔ اس سے پہلے کہ میں یہ شروع کروں

تحریکِ جدید کے بیرونی حصے سے متعلق کچھ اعداد و شمار

آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ سال بیرون ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ۵۳ لاکھ ۵۸ ہزار ۳۵۰ کے وعدے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس میں بھی نمایاں اضافہ ہُوا ہے۔ اور اب ۶۳ لاکھ ۵۹ ہزار ۴۳۴ روپے کے وعدے ہیں بیرونی ممالک سے وصول ہو چکے ہیں۔ ان میں جو نمایاں قربانی کرنے والی جماعتیں ہیں آتی ہیں سپین نے اضافہ کیا ہے۔ تعداد تو اگرچہ تھوڑی ہے لیکن بہرحال اُن کے اخلاص کا معیار کافی بلند ہے۔ ۱۸۳ فی صد اضافہ کیا ہے سپین نے۔ سری لنکا پیچھے تھا پہلے بہت اور جو گزشتہ دورہ ہُوا وہاں اُس کے نتیجہ میں جماعت میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ہے! تحریکِ جدید میں بھی انہوں نے خدا کے فضل سے ۱۷۱ فی صد اضافے کے ساتھ چندے دیئے۔ سیرالیون میں ۱۲۵ فی صد اضافہ۔ سنگاپور میں ۱۰۰ فی صد۔ برما میں ۷۵ فیصد۔ سوئٹزرلینڈ میں ۶۸ فی صد۔ گیمبیا میں ۶۴ فی صد۔ لائبیریا میں ۶۲ فی صد۔ گی آنا میں ۳۸ فی صد۔ آئیوری کوسٹ میں ۳۱ فی صد۔ یوگنڈا میں ۳۵ فی صد۔ غانا میں ۳۰ فی صد۔ ناروے میں ۲۸۔ اور ٹرینیڈاڈ میں ۲۵۔ اور شرقِ اوسط میں ۵۸ فی صد اضافہ ہُوا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ باقی جو ممالک ہیں جن میں معمولی اضافہ ہے نسبتاً اُن کی لسٹ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن کچھ ممالک ایسے ہیں۔ جو پیچھے بھی ہٹے

ہیں - اور میرا یہ خیال ہے کہ اس میں انتظامی وقت ہے - یعنی انتظامی کمزوری ہے - ورنہ یہ ناممکن ہے کہ جماعت کا قدم پیچھے ہٹے - کیونکہ ہمارا تجربہ تو یہی ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جماعت کے اوپر چاہے تنگی کا زمانہ ہو چاہے خوشحالی کا زمانہ ہو، یہ بہر حال آگے قدم بڑھاتی ہے - چنانچہ

ربوہ کی مثال

آپ دیکھ لیجئے - ربوہ میں جو فہرست ہے شہروں کی - پاکستان کے شہروں کی - اس میں سب سے زیادہ حیرت انگیز طور پر ربوہ میں اضافہ ہوا ہے - حالانکہ ربوہ میں نسبتاً غرباء کی تعداد بہت زیادہ ہے - اور ایک بہت بڑی تعداد تو ایسی ہے جن کو اگر سلسلہ گندم اور ضروریات مہیا نہ کرے تو ان کے لئے رہن سہن مشکل ہو جائے بہت - بہت ہی تکلیف دہ حالات پیدا ہوں - اور واقفین ہیں بہت سے - اسی طرح مختلف مصائب کے مارے ہوئے پناہ کے لئے باہر سے یہاں آجاتے ہیں - تو عمومی معیار اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے - فی الحال یہ بہت کم معیار ہے - لیکن گزشتہ تین سال کے اندر ربوہ نے اخلاص میں جو ترقی کی ہے وہ اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ۳۸ ویں سال میں دو لاکھ اُن کا وعدہ تھا - اور اس سے آئندہ سال تین لاکھ ۶۹ ہزار کا ہوا - اور امسال جو گزرا ہے خدا کے فضل سے چار لاکھ سے کچھ اوپر وعدہ ہو چکا ہے - اور یہ وصولی ہے (معاف کرنا) یہ وعدہ نہیں وصولی ہے - یعنی ربوہ کے تین سال پہلے - یعنی آج سے تین سال پہلے جو وصولی تھی وہ دو لاکھ نو ہزار تھی - اور آج اس کی وصولی چار لاکھ سے اوپر ہو چکی ہے - ایک ہزار نو (۱۰۰۹) - اور حالانکہ حالات ایسے خطرناک رہے ہیں ربوہ میں - اور ایسی پریشانیاں رہی ہیں کہ خطرہ یہ تھا کہ سب سے زیادہ ربوہ کے چندوں پر بُرا اثر پڑے گا - لیکن اللہ تعالیٰ نے جو مومنوں کی صفات بیان فرمائی ہیں قرآن کریم میں، اُن میں ایک یہ ہے :-

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط

کہ وہ اللہ کی ضروریات کو یعنی دین کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں - خواہ وہ تنگی کی حالت میں ہی اور نہایت مشکلات کی حالت میں گزارہ کر رہے ہوں - تو یہ تعریف اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جماعتوں پر پُورا اُترتی ہے - لیکن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص مقام عطا فرمایا کہ فی صد اضافے کے لحاظ سے سارے پاکستان کی بلکہ ساری دنیا کی جماعتوں میں آگے بڑھ گیا ہے -

دُوسرے نمبر پر سیالکوٹ آتا ہے

یہاں اضافہ ۵۴ فی صد ہے - لیکن سیالکوٹ کا جو اضافہ ہے اس لحاظ سے اتنا زیادہ خوشکن نہیں کہ سیالکوٹ کی جماعتیں کوئی ضرورت سے زیادہ دیر ہی سوئی رہی ہیں - اور جو اُن کے اندر اصل معیار ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کو استطاعت عطا فرمائی ہے اُس سے ابھی بھی پیچھے ہیں - چنانچہ سارے سیالکوٹ کا بڑھنے کے بعد بھی ۳۶ ہزار تک پہنچا ہے وعدہ - اور ربوہ کا ایک شہر کا چار لاکھ سے اُوپر ہے - حالانکہ سیالکوٹ ہی میں اس وقت سب سے زیادہ جماعتوں کی تعداد ہے - لیکن مشکل یہی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ایک لمبا عرصہ تک سیالکوٹ نے نیند کے مزے اُڑائے ہیں - یا ایک اور بات بھی ہے کہ سیالکوٹ والے سمجھتے ہیں کہ ساری دُنیا میں جو قربانیاں دے رہے ہیں احمدی، اُن میں سب سے آگے سیالکوٹی ہیں - اس لئے وہی کافی ہیں ہماری طرف سے وہ کام کرتے رہیں ہماری صف اوّل بن کے، ہم اُن کے ثواب میں حصہ لیتے رہیں گے - یہ امر واقعہ ہے کہ سارے پاکستان میں بھی بلکہ ساری دُنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیالکوٹیوں کو غیر معمولی طور پر جماعتی خدمات کی توفیق ملی ہے - اور مل رہی ہے - تو یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اب سیالکوٹ بے چارے کو بالکل ہی نکما نہ سمجھ لیں - اس میں بھی جان ہے خدا کے فضل سے - لیکن باہر جا کے زیادہ جان پڑتی ہے - سیالکوٹ میں رہ کے کم پڑتی ہے -

باہر کے سیالکوٹیوں کو یہ چاہیئے کہ کچھ اُن کی طرف فکر کریں - اپنے عزیزوں کو لکھیں - اُن کو کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا - اس کی لاج رکھو اور جس طرح ہم باہر نکل کے قربانیوں میں پیش پیش ہیں تم بھی پیش پیش ہو - یہ درست ہے کہ وہاں جو پیچھے رہنے والے ہیں اُن کے مالی حالات بہت قابل فکر ہیں بہت حد تک - اور زمینیں چونکہ بٹ گئی ہیں، پھر اور بٹ گئیں - اس کے نتیجے میں کچھ اختلاف بھی پیدا ہوئے - کچھ بے برکتیاں بھی پیدا ہوئیں - اور اس کی وجہ سے مالی حالات پر بُرا اثر ہے - لیکن

مالی حالات اچھے کرنے کا بھی یہی علاج ہے

کہ چندے دیں - یہ نکتہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے، جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں خدا کی خاطر اور اپنی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں دین کی ضرورت کو - اللہ تعالیٰ اُن کے گھر بھی برکتوں سے بھرتا ہے - اُن کی نسلوں کے گھر بھی برکتوں سے بھر دیتا ہے - اور کبھی بھی کوئی اُنگلی خدا کی طرف اِس شکوے کے ساتھ نہیں اُٹھ سکتی کہ ہمارے ماں باپ نے قربانیاں دی تھیں تو ہم فقیر رہ گئے - اُن کی نسلیں کھاتی ہیں ماں باپ کی قربانیوں کو - اِس لئے سیالکوٹ کی مالی مشکلات کا بھی یہی حل ہے کہ وہ چندے میں آگے بڑھیں - مجھے آج ہی جو میں ڈاک دیکھ رہا تھا

ایک دلچسپ خط

ملا - ایک صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"میں نے پچھلے سال اپنی آمد کا ½ کم لکھوایا چندے میں اور اگرچہ آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچی تھی کہ اگر نہیں دے سکتے پُورا تو دیانت داری سے کہہ دو ہم تمہیں معاف کر دیں گے - لیکن جھوٹ نہیں بولنا - (لیکن اُن صاحب سے غلطی ہو گئی حالانکہ تاجر آدمی ہیں اور خدا کے فضل سے آمد اچھی تھی وہ کہتے ہیں) ½ لکھوا دیا - اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ سبق اِس طرح دینا تھا کہ آخر پر جب میں نے حساب کیا تو گزشتہ سال کی جو آمد تھی اس سے بعینہٖ ½ کم آمد ہوئی - اور اُس وقت مجھے معلوم ہُوا کہ یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے - اللہ تعالیٰ مجھے بچانا چاہتا ہے - چنانچہ میں نے پھر اُس آمد پر نہیں لکھوایا بلکہ اُس سے پچھلے سال کی جو زائد آمد تھی اس پر بجٹ لکھوایا جو اِس سال گزر رہا ہے - اور نتیجہ یہ نکلا کہ میری گئی ہوئی چیزیں واپس مل گئیں - چوری کئے ہوئے مال واپس آنے شروع ہو گئے - جو پیسے مارے گئے تھے وہ واپس آنے شروع ہو گئے - اور اس سے بھی آمد میری بڑھ گئی "

تو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے بعض ایسے ہوتے ہیں - خاص سلوک ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ سے تو یہ سلوک مجھے علم ہے اور اسی علم کی بناء پر میں بتا رہا ہوں کہ ایسا پختہ ایسا یقینی ہے کہ کبھی اس سلوک میں آپ تبدیلی نہیں دیکھیں گے - اس لئے سیالکوٹ والے اگر کچھ کمزور ہیں - اُن کا علاج بھی یہ ہے کہ وہ قربانیوں میں آگے بڑھیں - اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح اُن پر فضلوں کی بارشیں نازل فرماتا ہے -

فیصل آباد میں بھی خُدا کے فضل سے نُمایاں ترقی ہوئی ہے

یعنی تین سال پہلے اٹھاون ہزار تھا (۵۸)، اب پچاسی ہزار ہے (۸۵) - لیکن فیصل آباد میں بھی ایک مشکل یہ ہے کہ وہاں کا بھی مجھ پر یہ تأثر ہے کہ جس قدر توفیق ہے اُتنا وہ آگے نہیں آ رہے - لاہور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ ۴۴ فیصد اضافہ ہُوا ہے یعنی فیصل آباد اور سیالکوٹ سے پیچھے ہے - لیکن تین لاکھ اُنچاس (۴۹) ہزار کی رقم بتاتی ہے کہ لاہور کا قربانی کا معیار ماشاء اللہ اچھا ہے - راولپنڈی میں بھی نمایاں اضافے کا رُجحان ہے - پشاور بہت دُور چلا گیا تھا - اُس میں بھی اب خدا کے فضل سے نمایاں اضافے کا رُجحان ہے - کوئٹہ میں بھی، حیدر آباد میں بھی اور کراچی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے

...جانا ہے ۔ ان کا وعدہ بھی چار لاکھ دس ہزار تک پہنچ چکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور پہلے کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنے کی توفیق بخشے ۔ جو بعض جزائر کی جماعتیں ہیں ان میں ماریشس اور فجی کو توجہ کرنی چاہیئے ۔ یہ ان جماعتوں میں سے ہے جن کی یا اطلاع نہیں پہنچ سکی یا واقعۃً وہ گزشتہ سال کی نسبت کچھ پیچھے گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی حالت پر رحم فرمائے اور گزشتہ کمی کو پورا کرنے کی توفیق بخشے ۔

اعداد و شمار تو بہت ملے ہیں

لیکن میرا ... ہے کہ خلاصہ پیش کرنے کے نتیجے میں آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس وقت ... لحاظ ... باوجود مشکلات کے خدا کے فضل سے چندوں میں آگے جا رہی ہے ... یہ چندے ہیں اُن کے لئے تھرما میٹر کے طور پر کام کرنے والی چیز ۔ یہ دراصل اخلاص کا مظہر ہیں ۔ روپے تو کوئی ایسی حقیقت نہیں رکھتے خدا کے سامنے ۔ اگر خدا تعالیٰ نے ویسے روپے دینے ہوتے کاموں کے لئے تو آسمان سے بھی پھینک سکتا ہے ۔ خزانے کھول سکتا ہے اپنے ۔ وہ آپ کے ذریعے کیوں روپے وصول کرتا ہے ، اس میں کیا حکمت ہے ؟ اس میں سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ آپ کا اخلاص ترقی کرتا ہے اور تزکیۂ نفس ہوتا ہے ۔ اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ براہِ راست تعلق رکھتی ہیں دونوں چیزیں ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے عزیز مال سے جدا ہوتے ہیں اُن کی کیفیت اُس قربانی کے بعد کچھ اور ہوتی ہے ۔ قربانی سے پہلے کچھ اور ہوتی ہے ۔ ان کی محبت خدا سے بڑھ چکی ہوتی ہے ۔ اُن کا تعلق زیادہ گہرا ہو جاتا ہے ۔ خدا کے پیار کے زیادہ جلوے وہ پہلے کی نسبت دیکھنے لگتے ہیں ۔ اور اُن کی کیفیات میں فرق پڑ جاتا ہے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے عام طور پر چندے کا نام زکوٰۃ رکھا ہے ۔

زکوٰۃ کا مطلب ہے

بڑھنے والی چیز اور بڑھانے والی چیز جس کو ادا کرنے کے بعد آپ کی ... میں کمی نہیں ہوتی ۔ بلکہ بڑھنے لگتے ہیں اموال ۔ اور زکوٰۃ کا مطلب ہے پاکیزگی ۔ چنانچہ ایک ہی لفظ میں دونوں پیغام دے دیئے کہ چندے ادا کرنے والے ، خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے والے اپنے مالوں میں بھی برکت دیتے ہیں اور جہاں اُن کا مال جاتا ہے وہاں بھی برکت پڑتی ہے ۔ اور اپنی روحانیت اور اخلاص میں بھی برکت دیتے ہیں ۔ اور ان کو دیکھ کر دوسرے بھی برکت پکڑتے ہیں ۔ تو یہ ہے فلسفہ چندے کا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس بات پر آمادہ کر کے اُن کے ذریعہ پیسے لیتا ہے ۔ اور جہاں تک اُس کے کھاتے کا تعلق ہے وہ اتنا زیادہ ... بھی اُسی کا دیا ہوتا ہے لیکن بعد میں پھر اتنا زیادہ دے دیتا ہے کہ دینے والا اگر غور کرے تو پھر شرمندہ ہو گا کہ مَیں نے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا ۔ آئندہ مجھ سے وعدے کئے جنت کے ۔ مجھ پر فضلوں کی بارشیں نازل فرمائیں ۔ مجھ سے پیار کا سلوک کیا ۔ اور جتنا مَیں نے دیا تھا وہ بھی زیادہ واپس کر دیا ۔ تو اللہ کا سلوک ہے جہاں تک وہ تو یہی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہی رہے گا ۔

اب مَیں مالی حصہ کے علاوہ جو عملی کام ہیں اُن میں سے ایک کی طرف متوجہ کرتا ہوں ۔ مَیں نے تحریک کی تھی کہ

انفرادی تبلیغ کو بڑھایا جائے

جب تک جماعت انفرادی طور پر تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرتی اس وقت تک ہماری ترقی کی باتیں ، ہمارے غلبے کی باتیں ، اسلام کے تمام دُنیا پر چھا جانے کی باتیں محض خوابیں رہیں گی ۔ اور اتنا تو ہمیں ملتا رہے گا کہ ہم زندہ رہیں ۔ لیکن غلبہ حاصل کرنا ۔ غیروں میں نفوذ کر کے تیزی سے اعداد و شمار بدل ڈالنا ۔ یعنی جہاں عیسائی آبادی اکثریت میں ہے وہاں مسلمان آبادی اکثریت میں ہو جائے ۔ اس کے لئے تو غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے ۔ بہت زیادہ تیز اقدام کی ضرورت ہے ۔ اور وہ اس کے سوا ممکن نہیں کہ آپ میں سے ہر ایک مبلغ بن جائے ۔ پس اس لئے اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ۔ جو تعداد شروع میں تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی مقرر کی گئی تھی وہ پانچ ہزار تھی ۔ اب یہ تعداد بڑھ کر تقریباً پچاسی ہزار ہو چکی ہے ۔ اس لئے اگر جیسا کہ مَیں نے پانچ لاکھ مبلغ ... جماعت سے ۔ اگر اس میں وقت لگتا ہے اور واقعی وقت لگے گا کیونکہ

مبلغ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے

اور اپنی سابقہ عادتوں کو توڑنا اور بدلنا ۔ ایک آدمی بوڑھا ہو گیا بغیر تبلیغ کئے ۔ دوستوں کے ساتھ اس نے روابط قائم کئے ۔ لیکن اُن سے بات نہیں کبھی کی ۔ اس کی راہ میں بڑی نفسیاتی اُلجھنیں حائل ہو جاتی ہیں ۔ ایک ایسا شخص جس کے ساتھ مراسم میں تبلیغ شامل نہیں ہوئی ۔ اچانک اُس کو تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ اس لئے بہت وقت لگے گا ۔ اور پھر تبلیغ کو مؤثر طریق پر کرنا اور ساتھ ساتھ تربیت حاصل کرنا ۔ تعلیم کی طرف توجہ دینا ۔ لٹریچر کا حصول ۔ پھر جماعت کے اندر یہ استطاعت کہ جس جس جگہ جس جس احمدی کو جس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے وہ مہیا کرے ۔ یہ نظام وقت چاہتا ہے ۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے مرکزی تنظیموں کا ، اس کی طرف توجہ دی جا رہی ہے ۔ اور اُمید ہے کہ ایک سال یا دو سال کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ بڑی کثرت کے ساتھ ہر زبان میں ضروری لٹریچر مہیا کر دیا جائے گا ۔ اور اس کے علاوہ ٹیپس کی شکل میں اور ویڈیو کیسٹ کی شکل میں بھی مددگار مواد مہیا کیا جائے گا ۔ لیکن پہلا ٹارگٹ جو مبلغین کا ہے ان مشکلات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے میں یہ مقرر کرتا ہوں کہ

جتنے چندہ دہندگان ہیں کم سے کم اتنے مبلغ ضرور بنیں

اور صرف تحریک کی ایک ٹانگ نہ ہو آگے بڑھنے کی ۔ دو ٹانگیں مکمل ہو جائیں ۔ ایک ٹانگ سے ہی دوڑتے دوڑتے کہیں پہنچ گئی ہے خدا کے فضل سے ۔ زمین کے کناروں تک پیغام پہنچ گیا ہے ۔ آپ اندازہ کریں کہ جب یہ دُوسری ٹانگ مکمل ہو گی تو پھر کس تیز رفتاری کے ساتھ جماعت آگے بڑھے گی ۔ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کتنا حیرت انگیز INPACT دُنیا پر ہو گا ۔ جب پچاس ہزار چندہ دہندگان کے ساتھ پچاس ہزار مبلغین بھی ساتھ شامل ہو جائیں گے ۔ اور مجھے یہ خوشی ہے کہ تمام دنیا کے خطوط سے اندازہ ہو رہا ہے کہ لوگوں میں بے قراری شروع ہو گئی ہے ۔ اور بعض لوگ تو سخت بے چینی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم تو اب راتوں کو اُٹھ کر روتے بھی ہیں خدا کے حضور کہ ہمیں جلدی پھل دے ۔ ہمارے دل کی تمنا پوری ہو ۔ اس لئے آپ بھی مدد کریں دُعا کے ذریعے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں پھل دے اور پھر پھلوں کی بھی ایسی

اچھی اچھی پیاری پیاری اطلاعیں

آنی شروع ہو گئی ہیں کہ بہت ہی طبیعت خوش ہوتی ہے ۔ ایسے علاقوں سے بھی جہاں شدید دُشمنیاں ہیں جماعت کی ، وہاں بھی ایسے نو آموز مبلغین جن کو زیادہ علم بھی نہیں تھا اُن کو خدا تعالیٰ نے پھل دینا شروع کر دیا ہے ۔ چنانچہ پاکستان کے ایک شدید دُشمنی کے علاقے سے ایک نوجوان نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایک اس کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک نوجوان احمدی ہو گیا اور اس کے ماں باپ نے اُس کی مخالفت بھی کی لیکن وہ قائم رہا ۔ اور اس نے مجھے خط لکھا ۔ ان حالات میں اُس نوجوان نے قربانی ہے اور اس طرح اس کی اپنی خواہش ہے کہ اُس کے والدین بھی احمدی ہو جائیں ۔ تو کہتا ہے کہ آپ نے جو جواب مجھے لکھا مَیں نے وہ اُس کے والدین کے سامنے جا کر اُس کو پڑھ کے سُنایا ۔ جب وہ جواب سُن رہے تھے تو اُن کی آنکھوں میں مجھے ایسی چمک نظر آئی کہ مجھے لگا کہ اب انہوں نے آ ہی جانا ہے بہرحال ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ۔ اور آج کے جو خط تھا اُس کے ساتھ اس نے بارہ بیعتیں بھجوائی ہیں ایک ہی خاندان کی ۔ تو ہر جگہ جہاں خدا تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے احمدی کو اخلاص کے ساتھ اور دُعا کرتے ہوئے ۔ وہاں

پھل لگنے شروع ہو گئے ہیں

تمام دُنیا سے اطلاعیں آ رہی ہیں ۔ افریقہ کے ممالک سے جنہوں نے تبلیغ شروع کی ہے ، خدا اُن کو پھل دے رہا ہے ۔ جرمنی نے سو کا وعدہ کیا تھا اور کل کی اطلاعات کے مطابق ۶۵ یا ۶۶ تعداد اُن کی بیعتوں کی ہو چکی ہے ۔ اور اُن میں سے بھاری اکثریت وہی ہے جو مبلغ کے ذریعہ نہیں یعنی مرکزی مبلغ کے ذریعہ ۔ بلکہ یہ نئے جو رضا کار مبلغ ہیں اُن کے ذریعہ احمدی ہوئے ہیں ۔ اور جو تیاری کی اطلاعیں ہیں اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سال کے اختتام سے پہلے وہ سو سے بھی بڑھ جائیں تو ہرگز تعجب نہیں ہو گا ۔ انگلستان بیچارا کچھ پیچھے تھا اس میں ۔ اور ابھی بھی پیچھے ہے ۔ لیکن جن لوگوں نے کام شروع کیا ہے اُن کو خدا پھل بھی دینے لگ گیا ہے ۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا ، یارک شائر کے دو خاندان ہیں ڈاکٹر سعید اور ان کا خاندان اور ڈاکٹر حامد اللہ خان ، اُن کا خاندان ۔ اُن کو بڑا تبلیغ کا جنون ہے ۔ اور پہلے اللہ کے فضل سے یہاں سے خوشخبری ملی تھی جو گریک فیملی کے احمدی ہونے کی ۔ اب یہاں دو میاں بیوی دونوں اساتذہ ہیں ۔ وہ پیچھے انصار اللہ کے اجتماع پر آ کر بیعت کر کے گئے ہیں ، انہی کی کوششوں کے نتیجے میں ۔ اس کے علاوہ

دو پاکستانی بھی وہیں اُن کی کوششوں کے نتیجے میں، ایک اَور نوجوان ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ بھی خدا کے فضل سے احمدی ہوئے اور مزید انہوں نے لکھا ہے کہ

بڑی تیزی سے رُجحان ہے

اور بعض لوگ تو انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ بھی اُن کو راہنمائی کرے تو وہ قدم اُٹھالیں۔ ایسے بھی ہیں ان میں سے جو پہلے احمدیت کا نام تک نہیں سُننا چاہتے تھے۔ یعنی ایک وہاں صوفی MOVEMENT سے تعلق رکھنے والے انگریز ہیں۔ اُن کی بیوی کا رُجحان ہو گیا۔ اور وہ اس قدر شدید نفرت کرتے تھے احمدیت سے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ جب ہم نے بیوی کو ٹیپیں دینی شروع کیں اور اس پر زیادہ اثر ہُوا تو ایک دن وہ بُلانے گئے بیوی کو اطلاع دینے کے لئے کہ فلاں میٹنگ میں تم نے آنا ہے۔ خاوند بھی اُس دن گھر پہ تھا۔ تو اُس نے کہا کہ تم یوں کرو کہ یہ ٹیپیں تو اپنی واپس لے جاؤ۔ اور یہ مَیں میوزک کا ٹیچر ہوں، یہ میوزک کا ٹیپ تم لے جاؤ۔ تمہیں اس میں دلچسپی ہوگی اتنی۔ مجھے اس میں دلچسپی ہے جو تم ٹیپیں دے رہے ہو۔ اور مَیں نہیں پسند کرتا۔ خیر انہوں نے ہمت نہیں چھوڑی۔ اور ایک کیسٹ تھی غالباً سوال و جواب کی جس میں متفرق باتیں تھیں۔ یعنی یہاں کی جو مجلس ہوتی ہے وہ انہوں نے بیوی کو دی پھر۔ اور اُس نے ایسے وقت میں لگائی جب خاوند بیٹھا گھر میں تھا۔ اور وہ سُننے پر مجبور ہو گیا۔ اور جب اُس نے سُنی تو اس نے خود مطالبہ بھیجا کہ مجھے اور چاہئیں۔ اور پھر اس نے میٹنگس میں حاضر ہونا شروع کیا۔ اور اب وہ دُعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ بس اب دُعا پر بات رہ گئی ہے۔ دُعا کرو کہ مَیں بھی ساتھ شامل ہو جاؤں۔ اسی طرح ایک مراکن نے بھی یہاں حال ہی میں بیعت کی ہے۔ تو

جماعت انگلستان میں بھی اللہ کے فضل سے تبلیغ کی طرف توجہ ہو رہی ہے

لیکن رفتار ابھی تھوڑی ہے۔ ہماری جتنی MEN-POWER ہے یہاں اُس کو اگر آپ استعمال کریں اور سارے بوڑھے بچے عورتیں مرد سارے مصروف ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت عظیم الشان یہاں امکانات ہیں۔ اور آپ کو بالکل بدلی ہوئی فضا نظر آنے گی ایک سال کے اندر اندر۔ تبلیغ کرنے والی جماعتوں کی تو کیفیت ہی بالکل اَور ہو جایا کرتی ہے۔ شرابیوں کا محاورہ ہے کہ ظالم تُو نے پی ہی نہیں تجھے کیا پتہ ہے کہ کیا چیز ہے۔ یہ سب سے زیادہ محاورہ مبلغ پر صادق آتا ہے۔ مُبلغ جس کو عادت پڑ جائے تبلیغ کی اور جس کو خدا تعالیٰ یہ مزہ دے دے کہ اس کے ذریعہ کوئی احمدی ہو گیا ہے وہ دُوسروں کو کہتا ہے زبانِ حال سے اگر ویسے نہ کہے۔ کہ ظالم! تُو نے تو پی ہی نہیں۔ تجھے کیا پتہ ہے کہ

تبلیغ میں کتنا مزہ ہے

اور روحانی اَولاد میں کتنا مزہ ہے۔ اور روحانی اولاد میں جو مبلغ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے یا رضاکار کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اس میں ایک اور فرق بھی ہے۔ مبلغ کے ذریعہ جو احمدی ہوتے ہیں وہ مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے لوگ، ایسے لوگ بھی جن کا ذہنی طور پر ضروری نہیں کہ مزاج مبلغ سے ملے۔ اور ایسے لوگ جن کا ذاتی، خاندانی تعلق مبلغ سے نہیں ہوتا۔ یہ لوگ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ تو مبلغ جتنے احمدی بناتا ہے اُن کی تربیت کی استطاعت نہیں ہوتی اُس میں۔ نہ اتنا رابطہ وسیع۔ ظاہری فاصلوں کی دُوری کی بناء پر یا خاندانی روابط کی کمی کے نتیجہ میں کئی مشکلات ہیں۔ وہ ذاتی تربیت میں اتنا وقت نہیں دے سکتا۔ لیکن جو انفرادی تبلیغ کے ذریعہ احمدی ہوتے ہیں عموماً ان میں پہلے مراسم چلتے ہیں۔ دوستیاں ہوتی ہیں، خاندان ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ اور جب ان کے ذریعہ کوئی احمدی ہو جاتا ہے تو ایک دم محبت میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ تو ہر احمدی ہونے والے کو ایک مُربی خاندان ساتھ مل جاتا ہے۔ اس لئے اصل دیرپا طریق جو تبلیغ کا ہے وہ یہی ہے۔ مَیں اُمید رکھتا ہُوں کہ انشاء اللہ دن بدن اس میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

ایک خوشخبری آخر پہ آپ کو دینی چاہتا ہُوں

جہاں تک لٹریچر کی اشاعت کا تعلق ہے بہت کمی تھی بہت سی زبانوں میں بہت سے مسائل پر لٹریچر کی۔ اس کو ایک باقاعدہ منصوبے کے ماتحت پُورا کرنے کے لئے نہ صرف ٹیم مرتب کی گئی ہے بلکہ نئے مضامین لکھوائے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سابقہ زبانوں سے کتابیں اکٹھی کر کے اُن کو دوبارہ از سرِ نو شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کام بہت وسیع ہے۔ کیونکہ ہر کتاب پہ جائزہ لینا پڑتا ہے کہ اگر وہ بیس سال پہلے مفید تھی تو آج بھی مفید ہے کہ نہیں۔ اور ہر قوم کے حالات کا جائزہ لینا پڑتا ہے۔ کہ ان کے رجحان بدل چکے ہیں۔ اُن کو اب کس مضمون کی ضرورت ہے۔ پھر اس کے لئے لکھنے والے ڈھونڈے جاتے ہیں۔ پھر اُن سے پیچھے پڑ کے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ پھر اُن کو دوبارہ دیکھا جاتا ہے زبان کے لحاظ سے اور مسائل کے لحاظ سے، پیشکش کے لحاظ سے، تو بہت ہی وسیع کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں انصار بھی مہیا کر رہا ہے۔ اور بکثرت طوعی طور پر خدمتِ دین کرنے والے اس کام میں مدد کر رہے ہیں۔ اور کچھ لٹریچر تیار ہو کے طبع ہو چکا ہے اور کچھ ایسا ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔ اس وقت ہم پتے اکٹھے کر رہے ہیں۔ اور

لٹریچر کی اشاعت سے پہلے سکیم

یہ ہے کہ ایک تو احمدی براہِ راست اپنے روابط وسیع کر لیں۔ اور مبلغ بن چکے ہوں تاکہ جب ان کو ضرورت پیش آئے ہم اُس وقت مہیا کریں اور ذاتی تعلق کی بناء پر وہ لٹریچر پیش کریں۔ دوسرے پتے اس کثرت سے اکٹھے ہو جائیں کہ ڈاک کے ذریعہ بیس ہزار پچیس ہزار فی الحال میرا اندازہ یہ ہے کہ اس کو بڑی جلدی بڑھا کر ایک لاکھ تک پہنچا دیں۔ پہلے تو ایک لاکھ پتوں کا مَیں نے مطالبہ کیا ہے۔ اور ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے بڑی بھی کمزوری ہے۔ انگلستان بھی پتے مہیا کرنے میں کمزور ہے۔ حالانکہ مَیں نے بار بار تاکید کی تھی۔ بعض دُور کے ممالک نے بڑی اچھی رسپونس (RESPONSE) دکھائی ہے۔ لیکن انگلستان میں ابھی کمزوری ہے۔ مَیں نے اہلِ عربیہ کے پتے مانگے تھے۔ تو انہوں نے وہ ڈائرکٹری اُٹھا کے یا شاید عرب ایمبیسیز کی کتابیں منگوا کے اُن سے پتے نوٹ کر کے بھیج دیئے۔ حالانکہ اس قسم کے پتے نہیں چاہئیں۔ پتے ایسے چاہئیں کہ جہاں پتہ بھیجنے والے کی نظر ہو۔ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔ عمر اُس کی کتنی ہے۔ رُجحان کیا ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ جتنے پتے آپ بھیجیں اُن سب کو لٹریچر بھجوانا مناسب بھی ہو۔ اس لئے یہاں بھی کافی چھان بین کرنی پڑتی ہے۔ تو ایک پہلو سے تو انگلستان نے ابھی کمزوری دکھائی ہے۔ لیکن ایک اور پہلو سے غیر معمولی طور پر خدمت بھی کی ہے۔ یہ سارا کام پتوں کو مرتب کرنا اور پھر یاد دہانیاں کروانا

لجنہ اماء اللہ یُو۔ کے

کر رہی ہے۔ اور نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ قریباً تیس (۳۰) ہزار پتہ جات کو وہ مُرتب کر چکے ہیں۔ اور پھر اُن کو کارڈز پر منتقل کرنا اور پھر ان کو کمپیوٹر میں فیڈ کرنا بہت بڑا کام ہے تیاری کا۔ لیکن مجھے اندازہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت ہم لٹریچر کے لحاظ سے تیار ہوں گے، اُس کے ساتھ یہ بھی تیار ہو چکا ہوگا۔ تو ایک نئے دَور میں جماعت داخل ہونے والی ہے۔ بہت وسیع تبلیغ کے دَور میں۔ اس کے لئے آپ بھی تیاری کریں۔ اور جو علم دوست ہیں احباب وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ اور مضامین لکھیں۔ لٹریچر کی نگرانی کریں، غیروں کے لٹریچر کی۔ اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام اب بڑی تیزی سے آگے بڑھے گا۔

ایک بہت بڑی خوشخبری

ریں خوشخبری یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ اٹالین ترجمہ قرآن کا کام مکمل کروائیں اپنی نگرانی میں۔ چنانچہ پرسوں وہ آکے مجھے آخری شکل میں مسودہ دے گئے ہیں۔ مکمل ہو چکا ہے خدا کے فضل سے۔ اور بہت سی کمیٹیوں کی رائے لینے کے بعد گزشتہ ترجموں کو رد کر دیا گیا۔ اُن میں خامیاں تھیں۔ اس ترجمہ کے متعلق اب متفرق رائے یہی ہے کہ بہت ہی عمدہ اعلیٰ معیار کا ترجمہ ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں احتیاط زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے تھوڑی سی اور احتیاط کی جائے گی۔ اور پھر انشاء اللہ اُمید ہے کہ اسی سال یہ شائع ہونے کے لئے دے دیا جائے گا۔

فرانسیسی ترجمہ بھی تمام مراحل سے گزر کے اب مکمل ہو چکا ہے۔ رُوسی ترجمہ جو حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کے زمانے میں یہاں کروایا گیا تھا وہ حُسنِ اتفاق ہے ایسا اچھا کیا گیا کہ اس زمانے کے سارے ترجمے آج کے صاحبِ علم لوگوں نے رد کر دیئے سوائے رُوسی ترجمہ کے۔ اور رُوسی ترجمہ کے متعلق جہاں سے رائے لی ہے، انہوں نے حیرت انگیز تعریف کی ہے۔ رُوسیوں نے بھی جو مثلاً پاکستان میں سکالرز ہیں یہاں کے ماہرین نے بھی۔ سب نے کہا ہے کہ بہت ہی اعلیٰ معیار کا ترجمہ ہے۔ صرف لکھنے کی طرز میں اُس زمانے سے اب کچھ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اُس کو وہ کہتے ہیں ٹھیک کروا لیا جائے۔ ہر لحاظ سے معیاری ہے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے

تین نئی زبانوں میں قرآن کریم شائع کرنے کے لئے تیار

کھڑے ہیں۔ اور اس کے لئے روپیہ بھی موجود ہے۔ اِس اٹالین ترجمہ کے لئے ڈاکٹر صاحب نے پیشکش کی تھی کہ میں اپنی طرف سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور چونکہ نیکی سے آگے بڑے بچے پیدا ہوتے ہیں بڑی FERTILE چیز ہے نیکی۔ جب مکمل کر لیا تو ان کو اتنا لطف آیا اس کا کہ وہ ساتھ ہی یہ درخواست کر گئے ہیں کہ اس کی طباعت کا خرچ بھی مجھے برداشت کرنے کی اجازت دی جائے۔ تو جس اخلاص اور محبت سے انہوں نے ترجمہ کروایا تھا اور جس طرح انہوں نے ظاہر کیا تو میں نے اُن سے حامی بھر لی ہے کہ ہاں ٹھیک ہے آپ شائع کروائیں۔ اِسی طرح رُوسی زبان کے متعلق چوہدری شاہنواز صاحب نے پہلے ترجمہ کے متعلق درخواست کی تھی۔ اُن کا پیچھے پیچھے خط پہنچ گیا کہ اس کے سارے اخراجات میں برداشت کرنا چاہتا ہوں۔ اُن کو بھی میں نے اس کے لئے اجازت دے دی۔ اور وہ خدا کے فضل سے تیار ہیں بالکل۔ تو فرانسیسی کے لئے صد سالہ جوبلی سے رقم لی جائے گی انشاء اللہ۔ پیسے کی کوئی کمی نہیں ہے جماعت کے لئے۔ کاموں کی تیاری رکھے جماعت۔ آگے بڑھنے کے لئے تیاری کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کوئی کمی کسی طرح کی بھی رستے میں حائل نہیں ہونے دے گا انشاء اللہ۔

اور یہی ہے اصل

ہمارا انتقام

دشمنوں سے کہ وہ جتنا بدیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں ہم اُتنا نیکیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جتنا وہ ہمیں اسلام سے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں اُتنا زیادہ تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ایسی جماعت سے کون مقابلہ کر سکتا ہے جس کی دوڑ ہی نیکیوں میں ہے۔ اور وہ مخالف سمت میں دوڑ رہے ہیں۔ کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا تھا وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کہ ہم تمہارے لئے دوڑ مقرر کرتے ہیں اور وہ دوڑ یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اور ہم تو نیکیوں کو قبلہ بنا کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور دوڑنے کی خواہش اُن کو ہے لیکن سمت کا پتہ نہیں بے چاروں کو۔ وہ برعکس سمت میں دوڑ رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ جن کا قبلہ اُلٹ ہو چکا ہو وہ کیسے آگے نکل سکتے ہیں۔ وہ تو جتنا دوڑیں گے اُتنا زیادہ ہمارے فاصلے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اُن کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ہوش عطا فرمائے۔ نیکی میں کسی نے مقابلہ کرنا ہے تو

ساری دُنیا کو چیلنج ہے ہمارا

کسی سے ہم ڈرنے والے اور خوف کھانے والے نہیں۔ اگر بدیوں کا مقابلہ ہے تو پھر تمہیں مبارک ہو۔ ہم اس مقابلے میں اس میدان کے شیر نہیں ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر آئندہ سال مجھے بھی توفیق بخشے کہ جماعت کے سامنے نئی سے نئی تازہ سے تازہ خوشخبریاں پیش کر سکوں تاکہ دوسری طرف سے جو اُس کو زخم پہنچتے ہیں وہ نہ صرف مندمل ہوں بلکہ نئے خوشیوں کے پھول اُن کے دلوں میں کھلتے رہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

دو جنازہ ہائے غائب کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی جو ہمارے انگلستان کے مبلغ ہیں اور نہایت مخلص واقف زندگی ہیں اُن کے والد صاحب مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب اچانک مختصر علالت کے ساتھ ۲۲ اکتوبر کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اُن کی نمازِ جنازہ غائب ہو گی جمعہ کے بعد۔

دوسرے ہمارے پرانے سلسلے کے مخلص کارکن ماسٹر سعد اللہ خان صاحب صدر محلہ نیکٹری ایریا کی اہلیہ امۃ السلام صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی محمد اسماعیل صاحب رضی سرساوی کی بیٹی تھیں۔ اور سرساوی صاحب رضی کو قادیان والے لوگ تو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ اُن کی یاد تازہ ہو گی۔ یہ بھی بڑی مخلص خاتون تھیں۔ ان دونوں کی نمازِ جنازہ غائب ہو گی۔

اور ایک بات یہ کہ پاکستان سے جو خبریں آئی ہیں آج اُن میں بھی کچھ تشویش کا پہلو ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مولوی فساد پر تُلے بیٹھے ہیں۔ خاص طور پر اپنے پاکستانی بھائیوں کو آئندہ چند دنوں میں غیر معمولی طور پر یاد رکھیں۔ اور تہجد جو نہیں پڑھ رہے اُن کو بھی چاہیئے کہ وہ تہجد کے لئے اُٹھیں خاص طور پر۔ اس مقصد کے لئے اور خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔

تحریک جدید

نورِ حق جلوہ نُما ہے عالمی ایوان پر

فرض ہے تبلیغِ حق ہر صاحبِ ایمان پر	صدق کی تائید لازم ہے ہر اک انسان پر
فطرتِ صالح سے آتی ہے ہمیشہ یہ صدا	شکریہ واجب ہے اللہ کے ہر احسان پر
انقلاباتِ زمانہ کے نتائج نیک و بد	مسئلہ بن کر اُبھرتے ہیں صداقت کی شان پر
کیوں فضا افسردہ ہے آلودۂ آلام ہے	لرزہ کیوں طاری ہے سب اطرافِ ایمان پر
حالتِ دُنیا دِگرگُوں ہو رہی ہے روز و شب	خنجرِ احساس چلتا ہے دلِ بریان پر

مِٹ گئی انسانیت اِک نام باقی رہ گیا
خونِ ناحق بِک رہا ہے قیمتِ ارزان پر

ابنِ آدم جادۂ حق سے بہت ہی دُور ہے	جوش میں ہے قدسیوں کا رحم اس نادان پر
جس کے دل میں ہو محبت حضرتِ خلاق کی	دل گرفتہ کیوں نہ ہو انسان کے خسران پر
عاشقِ مشغوفِ محبوبِ حقیقی کے لئے	کھیل جاتا ہے خوشی سے اپنی پیاری جان پر
حق تعالیٰ کو یقیناً پیار ہے مخلوق سے	پُر خطا اپنی نظر پڑتی نہیں درمان پر
آئینہ دوں آپ کو دردِ نہانی کا علاج	منحصر ہے دل کی تسکیں معرفت پر گیان پر

جذبۂ انسانیت میں پائے گا رُوحِ حیات
جو کوئی بھی غور سے ڈالے نظر قرآن پر

نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے باذوق و شوق	مال و جان قربان ہے اللہ کے فرمان پر
بس یہی جذبہ ہے جس کا نام اب "تحریک" ہے	ہاں! اساسِ امنِ عالم ہے اسی کی آن پر
امن کا پیغام دیتا ہے یہ سب اقوام کو	مرحبا صد مرحبا! اسلام کی اِس شان پر
پیار ہے سب سے ہمیں نفرت کسی سے بھی نہیں	فخر شایاں ہے ہمیں اس فطرتی ادعان پر
جانبِ مغرب طلوعِ شمس کا دیکھو نشاں	"دوسری قدرت" کا پر تو ہے فرنگستان پر

بڑھ رہی ہے احمدیت فاتحانہ شان سے
نورِ حق جلوہ نُما ہے عالمی ایوان پر

محتاجِ دُعا: عبدالرحیم راٹھور

تحریک جدید کا مالی مطالبہ اور نظامِ نو کی تعمیر

از مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعمیرات قادیان

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم"

یعنی جس طرح تکمیل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔ اسی طرح ایمان کے عملی ثبوت کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں بھی لازمی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ متقیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔

یعنی متقی وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق کو دین کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں دینی فرائض کا نصف حصہ مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ پھر لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کی آیت میں نیکی کا اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق تاکیدی ارشاد موجود ہے۔ عقلاً بھی سلسلہ علل و اسباب کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر کوئی کام انجام نہیں پا سکتا خدمت دین کے اہم رکن تبلیغ۔ تعلیم، تربیت اور تنظیم ہیں۔ ان سب کے لئے بھاری اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں اپنے اپنے وقت میں ایسی قربانیاں پیش کرتی چلی آئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں صحابہ کرام۔ اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے جس رنگ میں خدمت اسلام کیلئے اپنے آپ کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا لقب حاصل کیا۔ اور قربانیوں کے میدان میں جس اخلاص اور ایثار کا ثبوت دیا۔

وہ اپنی مثال آپ ہے اور اس کا اعتراف آج اسلام کا بڑے سے بڑا دشمن بھی کرنے پر مجبور ہے۔ تہذیب و تمدن کے موجودہ دور میں جبکہ ہر طرف دہریت اور لا مذہبیت کا دور دورہ تھا۔ اور خدا تعالیٰ سے بے رغبتی کے جراثیم تمام قوموں میں پھیل چکے تھے حتیٰ کہ خود مسلمان کہلانے والے بھی اسلام کی حقیقی روح سے غافل ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق عین وقت پر قادیان کی مقدس سرزمین میں اپنے مسیح پاک کو دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا جس نے تیرہ سو سال کے بعد پھر زندہ خدا کے وجود کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور دنیا میں ایک روحانی اور اخلاقی نظام کو قائم کرنے کے لئے اپنے ماننے والوں کو صحابہ کرامؓ کی سی قربانیوں کی تحریک فرمائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارات کے مطابق جہاں ترقی اور کامیابی کے بے شمار وعدوں کی خوشخبری سنائی وہاں اپنی جماعت کو صحابہ کرامؓ کی سی قربانیوں کی بھی دعوت دی اور بتایا کہ میری راہ پھولوں کی سیج نہیں ہے بلکہ یہ کانٹوں کی راہ ہے جو ان کانٹوں پر چلنے کے لئے تیار ہو وہ میری رفاقت کرے اور وہ لوگ جو قربانی اور مشکلات کے میدان میں گھبرانے والے ہوں وہ ابھی سے میرا ساتھ چھوڑ دیں حضور علیہ السلام رسالہ الوصیت میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر۔ اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

یحی الدین۔ ویقیم الشریعۃ کے عظیم الشان کام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر کے اسلام کی ترقی اور ایک نئے روحانی نظام کی تعمیر کے لئے خدائی الہام کے ماتحت ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے نظام کو قائم فرمایا اور ہر مخلص احمدی کو اس میں شامل ہونے کی پرزور تحریک فرمائی" تا احمدیت کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ساتھ جماعت کا قومی فنڈ بھی مضبوط ہوتا چلا جائے اور اس فنڈ سے نہ صرف "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی بشارت نمایاں طور پر پوری ہو بلکہ یہ نظام دنیا کے آئندہ تمدنی۔ اقتصادی اور معاشرتی بہبودی کے لئے سنگ بنیاد کا کام دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی تحریک کے مطابق نظام وصیت کی بین الاقوامی اور عالمگیر پوزیشن پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ تحریک دنیا کی ان تمام تحریکات سے افضل اور مکمل ہے جو کہ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر پر دنیا کے اقتصادی مشکلات کے ازالہ کے لئے اٹھیں کیونکہ دنیاوی تحریکات انسانی محدود عقل اور مادی سامانوں پر انحصار رکھنے والے دماغوں نے پیدا کی تھیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مفکرین۔ فلسفی۔ معاشیات اور سیاسیات کے ماہرین نے محض اپنی عقل اور تدبیر کی بناء پر نسلی۔ قومی۔ اور ملکی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے جب اس پیچ در پیچ مالی و اقتصادی پریشانیوں کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی تو ان کی فکری صلاحیتیں اپنے مخصوص مفاد کی کشمکش میں کھو کر امن عالم کے لئے نئے سے نئے عالمگیر خطرات پیدا کرنے کا موجب ہوئیں اور ذہنی اضطراب بجائے کم ہونے کے روز بروز زیادہ ہوتا چلا گیا۔ ان تحریکات میں سے بعض تو چند سالوں کے چکر میں از خود فنا ہو گئیں اور بعض مستقبل قریب میں اپنے انجام کی منتظر ہیں۔

آج جمہوریت اور اشتراکیت کے دو متضاد نظریئے جس انداز سے دنیا کے امن کو خطرہ کی طرف دھکیل رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان کی تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نظام وصیت کے ذریعہ سے جس عظیم الشان تحریک کی بنیاد رکھی گئی اور جو مالی فنڈ قائم کیا گیا اس کی مضبوطی اور ترقی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے یقینی وعدے موجود ہیں۔

اس نظام کی اہمیت اس جہت سے بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر تمام دنیا اس نظام کو اپنائے اور احمدیت کے جھنڈے تلے ہر شخص اپنی آمد اور جائیداد کا $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{3}$ حصہ اس فنڈ میں ادا کرے تو خدا کے فضل سے جمع شدہ مال دنیا کی جملہ اقتصادی پریشانیوں کا حل کر سکتا ہے مگر چونکہ تمام دنیا کو وصیت کے نظام میں منسلک کرنے کے لئے معمولی جدوجہد۔ ایک لمبی کوشش اور وقت کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام دنیا کے تمام ممالک میں احمدیت کی تبلیغ سے سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے نظام وصیت کو قریب لانے کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء میں الٰہی تحریک کے ماتحت تحریک جدید کا اجراء فرمایا اس کے ذریعہ سے جماعت کی فوری مالی ضروریات کو پورا کر کے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو جلد از جلد وسیع کیا جا سکے اور اس کے نتیجہ میں وصیت کے نظام کو اپنا کر نظام نو کی تعمیر کا قریب سے قریب تر لایا جائے۔ تحریک جدید کے متعلق حضرت اقدس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ... یا ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اسی لئے جاری کیا گیا ہے کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعت کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے ...... ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائیگا۔"

تحریک جدید سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ تکمیل اشاعت کے ساتھ نئے نظام کی بنیاد وصیت کی مبارک تحریک میں آج سے اٹھتر سال قبل رکھی تھی اس کے تفصیلی کوائف کا انکشاف ۱۹۳۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے ہوا۔

نومبر ۱۹۳۴ء جب کہ تحریک

کا اعلان حضور نے فرمایا وہ وقت احرار کے عروج اور اس کی بے پناہ شورش اور مخالفت کا زمانہ تھا وہ ایک ایسا نازک دور تھا۔ جبکہ احرار کے زیر اثر حکومت کے بعض افسران بھی جماعت کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے تھے اس کمزوری اور بے کسی اور بے بسی کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کے مخلصین نے اپنے مقدس امام اور آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس جذبہ اور جوش کے ساتھ تحریک جدید کا عملی طور پر خیر مقدم کیا وہ الٰہی جماعتوں اور قوموں کے ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہر سوچنے اور غور کرنے والے کے لئے ایک نشان اور برہان ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کا مقدس امام ہی برحق خلیفہ پسر موعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ہے

تحریک جدید کا ابتدائی دور دس سال پر مشتمل تھا دوسرے دور میں تحریک جدید کا اُنیس سالہ دور ختم ہو جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تکمیل اور تبلیغ و اشاعت کی وسعت اور مستقل ضرورت کے پیش نظر تحریک جدید کو ایک مستقل حیثیت دیتے ہوئے فرمایا:۔

”ہمارے ایمان واخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے“

تک تحریک جدید کی قربانی کے ذریعہ دُنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے جو عظیم کام سرانجام پاسکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ نیز ان کا تفصیلی ذکر میرے مضمون کا حصہ نہیں ہے لیکن ایک نہایت ضروری بات جو نمایاں طور پر سامنے آرہی ہے مغربی مستشرقین اور مخالفین اسلام کے خیالات میں اسلام کے متعلق ایک فکر انگیز تبدیلی ہے جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آج یہ طبقہ اسلام کی خوبیوں کو سوچنے اور ان پر غور کرنے اور انہیں تسلیم کرنے کو تیار ہو رہا ہے۔

خود ہندوستان میں بھی طلاق کی ضرورت درخہ میں عورتوں کے حقوق اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کو اپنایا جا رہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لے سکا وہ بشاشت قلب سے آگے بڑھے ہندوستان کی وسیع سرزمین روحانی پانی کی پیاسی ہے اس کے کونے کونے میں پیغام حق کو پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمارے ذرائع محدود اور مسدود ہیں۔ لیکن اگر احباب جماعت پورے اخلاص پختہ عزم اور قسومانہ جوش کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا ہاتھ ہماری تنگ دامانی کی وجہ سے کوشش میں جو کمی رہ جائے گی اسے وہ خود پورا کر دے گا کیونکہ یہ سلسلہ اس کا قائم کردہ ہے الوصیت کے روحانی نظام کی تعمیر اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تخلیق کے لئے آسمان پر تیاری مکمل ہو چکی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد غیر متزلزل قوت عمل کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کے دن کو قریب سے قریب تر لانے میں برابر کا حصہ دار بن کر آگے آئے اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں و رحمتوں کے وارث بنے۔

سادہ زندگی اور تحریک جدید

از مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت کے سامنے ایک بابرکت منصوبہ پیش فرمایا جو تحریک جدید کے نام سے معروف ہے اس کے مطالبات میں سے ایک اہم ترین مطالبہ سادہ زندگی ہے جس کی غرض افراد جماعت میں اسلامی مساوات قائم کرنا اور جماعت کے ہر طبقہ کو ہر جہت سے کفایت شعار بنانا ہے۔

جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کے رہن سہن کا جو طریق ہمارے سامنے آتا ہے وہ تکلفات سے عاری اور سادگی سے پُر ہے اور سچ پوچھئے تو یہی اسوہ حسنہ سارے مسلمانوں کے لئے ترقی اور نجات کا باعث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس قدر سادہ تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہی بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضورؐ کے جسم مبارک پر صرف ایک تہہ بند ہے۔ ایک سادہ چارپائی ہے جس کے اوپر ایک کھجور کی چھال سے بھرا تکیہ ہے چارپائی کے بان کے نشان جسم مبارک پر پڑے ہیں۔ حضرت عمرؓ یہ نظارہ دیکھ کر رو پڑے۔ حضورؐ نے رونے کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میں کیسے نہ روؤں؟ قیصر و کسریٰ تو بڑے عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں جب کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے حضورؐ نے فرمایا کہ مجھ کو دنیا سے صرف اس قدر تعلق ہے جس قدر اس سوار کو جو تھوڑی دیر آرام کے لئے کسی درخت کے سایہ میں بیٹھ جائے اور پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائے اے عمر کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ وہ لوگ دنیا سنبھالیں اور ہم آخرت۔

ایک دفعہ ریشم کا کپڑا بازار میں بک رہا تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ کپڑا حضور اپنے لئے پسند فرما دیں۔ اور جمعہ یا عیدین یا کسی وفد کے آنے پر زیب تن فرمایا کریں آپ نے فرمایا یہ ان کے لئے ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں آپ موٹے سادہ سوتی یا بھیڑ کی اون کے بنے ہوئے کپڑے زیب تن فرماتے بوقت وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کپڑے پہنے ہوئے تھے ان میں پیوند لگے ہوئے تھے اور اس وقت تھوڑے سے جو ایک چارپائی اور ایک چمڑے کا مشکیزہ آپ کے گھر میں تھا یہ وہ وقت تھا جب سارا عرب آپ کی حکومت کے تحت تھا اور آپ مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:۔

”سادگی اسلام کا حکم ہے اور قرآن کریم کی بیسوں آیات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیسیوں احکام اس بارے میں موجود ہیں۔ جو ہمارے لئے خضر راہ اور ہدایت نامہ ہیں۔ پھر ہماری عقل بھی اس طرف راہ نمائی کرتی ہے کہ اگر ہم نے دنیا میں اسلامی تہذیب کو قائم کرنا ہے جو اس دنیا میں بھی اسی طرح بنی نوع انسان کے لئے بہشت کھینچ کر لاتی ہے جس طرح اگلے جہان میں بہشت ہے تو لازماً اسی معاملہ میں آہستہ آہستہ ہمیں بعض اور قیود بھی بڑھانی پڑیں گی یہاں تک اسلام کے منشاء کے مطابق سادہ زندگی سے مساوات دنیا میں قائم ہو جائے۔“ (خطبہ جمعہ ۲ فروری ۱۹۳۸ء)

مطالبہ سادہ زندگی سے کیا مراد ہے اس کے لئے ہمیں کن کن چیزوں سے دستکش ہونا پڑے گا۔ اور کن لائنوں پر ہمیں عمل پیرا ہونا ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی نشاندہی فرمائی ہے اور وہ ہیں کھانا، لباس، زیورات شادی بیاہ، سینما، علاج آرائش و زیبائش یہ وہ سات چیزیں ہیں جن پر ہمارے ہاں اکثر ضروریات سے زائد خرچ ہوتے ہیں۔ حضور نے ان کی اصلاح کے لئے تجاویز فرمائیں کہ جن پر عمل کرنے سے ان کا سد باب ہو سکتا ہے حضورؓ کی تجاویز کا خلاصہ یہ ہے۔

کھانے میں سادگی

سادہ زندگی گزارنے کے لئے سب سے پہلے جس چیز کی طرف توجہ دی جاتی ضروری

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ امسال جلسہ سالانہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو دوست جلسہ سالانہ کے اختتام پر بذریعہ ٹرین واپسی کا سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ کی ریزرویشن کرانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر اس ریزرویشن کے سلسلہ میں اپنے مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل خط جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔

(۱) ۔ تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن کرانا مقصود ہے

(۳) ۔ درجہ۔ یعنی فرسٹ کلاس۔ یا سیکنڈ کلاس۔

(۴) ۔ نام سفر کنندہ ۔ عمر۔ جنس (مرد ۔ عورت ۔ لڑکا ۔ لڑکی)

(۵) ۔ کتنے پورے ٹکٹ ۔ کتنے نصف ٹکٹ

(۶) ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

نوٹ :۔ اس ریزرویشن کے سلسلہ میں حسب ضرورت اخراجات کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر بنک، ڈرافٹ جو مکرم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام کا ہو۔ دفتر ہذا کے نام اپنی چٹھی کے ہمراہ بھجوا کر ممنون فرما دیں ؛

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

ہے۔ وہ کھانے میں سادگی اختیار کرنا ہے ہمارے ہاں کھانے میں امراء کے ہاں بے جا تکلفات اور اسراف ہوتا ہے جن پر ذرا سی توجہ سے بہت بڑی بچت ہو سکتی ہے۔ حضورؓ نے فرمایا :-

"کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو یعنی جب معلوم ہو کہ کھانا اپنا حد سے بڑھ گیا ہے یا یہ کہ عین زمانہ زیادہ قربانی کا مطالبہ کرے تو اس وقت فوراً اپنے خرچ میں کمی کر دو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تتبع میں حضورؓ نے ایک سالن کی قید لگائی اور فرمایا :-

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی قربانی نہیں کر سکتے جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں کھانے میں سادگی اختیار کی جائے ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے وہ اقرار کرے کہ آج سے ایک سالن کا استعمال کرے گا۔

(خطبہ جمعہ ۷ر اپریل ۱۹۳۷ء)

پھر فرمایا :-

" سب کو ایک ہی کھانے کا حکم ہے تا امیر اور غریب میں امتیاز نہ رہے۔ اگر دوست اس پر پوری طرح عمل کریں تو امیر کو اپنے غریب بھائی کی دعوت پر کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اور زیادہ دوستوں کو بلانے کا موقعہ مل سکے گا۔ پہلے اگر دس دوستوں کو بلا سکتے تھے۔ تو سادگی کی صورت میں تیس چالیس کو بلا سکیں گے کھانے میں سادگی کی وجہ سے اتنی گنجائش ہو سکتی ہے۔ کہ امیروں کے ساتھ غریبوں کو بھی بلالیں۔ اس طرح دونوں کے لئے ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے کا راستہ کھل گیا .... یہ اس مطالبہ کا مذہبی سیاسی پہلو تھا کہ دوئی کی روح کو مٹایا جائے اور احساس نہ رہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ طبقے ہیں۔"

لباس کی سادگی

فرمایا :-

" لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں میں ایک بیّن فرق ہے۔ امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالتے رہتے ہیں۔ اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور وہ غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے خیال رہتا ہے کہ کہیں اس پر دھبہ نہ پڑ جائے کہیں اس پر داغ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا اس شخص کے مقابل پر میں اس شخص کو زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس جوڑے زیادہ ہیں لیکن امارت اور غربت میں امتیاز کرنے والی احتیاط نہیں کرتا۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کی خاطر ہو جائے سخت ناپسندیدہ اور فتنہ پیدا کرنے والا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ر فروری ۱۹۳۸ء)

زیورات

اگر زیورات سے دولت کا اظہار مقصود ہو تو یہ گری ہوئی خواہش ہے۔ زمیندار لوگ اپنی دولت کو محفوظ رکھنے کے لئے زیورات بنایا کرتے تھے۔ اب اس زمانہ میں بنکوں کی وجہ سے چنداں ضرورت نہیں۔ عورتوں کو چونکہ زیورات سے خاص لگاؤ ہوتا ہے۔ انہیں خوشی کے موقعہ پر زیورات استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے چنانچہ حضورؓ نے فرمایا کہ :-

" عورت کی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ زیور پسند کرتی ہے اور قرآن کریم نے بھی یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ میں ذکر فرمایا ہے کہ اسے تھوڑا سا زیور پہننے کی اجازت ہے .... اس لئے میں نے اجازت دی ہے کہ شادی بیاہ کے موقعہ پر کچھ زیور بنوا لیا جائے لیکن اس کے بعد کسی نئے زیور کے بنوانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سوائے خاص حالات میں"

"......... اسلام روپیہ کے استعمال کی وہ صورت پسند کرتا ہے جسے لوگ استعمال کریں وہ صورت پسند نہیں کرتا کہ جس سے آنکھیں دیکھ کر لذت حاصل کریں مگر لوگ فائدہ سے محروم رہیں۔ پس زیورات کے بنانے میں جس قدر احتیاط کی جا سکے وہ نہ صرف امارت و غربت کا امتیاز دور کرنے کے لئے نہ صرف مذہبی احکام کی تعمیل کرنے کے لئے بلکہ ملک کو ترقی دینے کے لئے بھی ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ر فروری ۱۹۳۸ء)

شادی بیاہ

" شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر اخراجات میں کمی کی جا سکتی ہے ہر شخص اپنے حالات کے لحاظ سے اپنے وسائل کے مطابق مناسب حد تک زیور کپڑا اور سامان شادی پر بچی کو دے دے۔ لیکن جو کچھ بچی کو دیا جائے اس کا اعلان نہ کیا جائے۔ اسی موقعہ پر لڑکے والوں کی طرف سے کسی قسم کا مطالبہ نامناسب ہے"

دعوت ولیمہ سے متعلق فرمایا :-

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ولیمہ گنتی کے افراد کا ہوتا تھا۔ ولیمہ میں دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا بھی کافی ہوتا ہے جیسا کہ سنت ہے کہ ایک بکرا ذبح کیا اور پکا کر اقربا کو کھلا دیا" یہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

حق مہر کے متعلق حضورؓ نے فرمایا :-

" اسلام نمائش کو پسند نہیں کرتا کہ جو دھوکا کا موجب ہو جائز نہیں ہو سکتا۔ پس جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گناہ گار ہیں۔ اور جو حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گناہ گار ہیں .... میں نے مہر کی تعین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمدنی کی کی ہے۔ یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں۔"

پس شادی بیاہ میں ان ہدایات پر عمل کر کے ہم صحیح اسلامی مساوات کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

سینما

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ :-

" سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا۔ سینما والوں کی غرض روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ افسانے اور گانے پیش کئے جاتے ہیں کہ جو اخلاق کو خراب کرتے ہیں۔

نیز فرمایا :-

" میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

علاج

علاج کے بارے حضورؓ کی ہدایات کا خلاصہ یہ ہے کہ آمد کا چوتھائی حصہ علاج پر صرف ہو جاتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے ڈاکٹر اس بات کا عہد کر لیں کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں گے کہ ادویہ کا کام پیسوں میں ہو اور جب تک ضروری نہ ہو قیمتی ادویہ نہ دی جائیں اور احباب جماعت یہ عہد کر لیں کہ وہ اپنے ڈاکٹروں اور طبیبوں سے علاج کرائیں گے۔ جو کم خرچ ادویہ دیں گے تو بہت بچت ہو سکتی ہے۔

آرائش و زیبائش

فرمایا :-

" مکانوں کی آرائش و زیبائش کا سوال ہے۔ اس کے متعلق عام حالات میں تبدیلی کے ساتھ اس میں خود بخود تبدیلی ہے۔ جب غذا لباس سادہ ہو گا تو اس میں بھی خود بخود کمی کرنے لگ جائیں گے پس میں اس عام نصیحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں۔"

اب میں اس مضمون کو حضرت مصلح موعودؓ کے ہی الفاظ سے ختم کرتا ہوں :-

" میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ سادہ زندگی کے سب پہلوؤں پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا ہماری اقتصادی حالت درست ہو سکے اور ہم اس قابل ہو سکیں کہ اپنے مالوں میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر سکیں جماعت اگر اس کی اہمیت کو سمجھے تو چند سالوں میں ہی اہم دینی اور دنیوی تغیر پیدا ہو سکتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس بارے میں ہمیں صحیح رستہ پر چلنے کی توفیق دے آمین"

(خطبہ جمعہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

نمایاں کامیابی

مکرم اکرام محمد صاحب ساکن راٹھ (یو پی) کی اہلیہ مکرمہ شاہینہ پروین صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان کی دعاؤں کے طفیل امسال کانپور یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو) میں ٹاپ کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے مکرمہ شاہینہ پروین صاحبہ محمد حمید صاحب سولیجہ مرحوم آف کانپور کی بیٹی اور مکرم اسرار محمد صاحب مرحوم آف راٹھ کی بہو ہیں موصوفہ اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت اور اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ انہوں نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں ۲۵ روپے ادا کئے ہیں جزاہا اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ایڈیٹر)

تحریک جدید کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کلام الٰہی کے حامل مامور و مرسل کو شجرہ طیبہ قرار دیتے ہوئے اس کے پھلوں کو اس کی صداقت کا معیار قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃٍ طیبۃٍ اصلھا ثابتٌ وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حینٍ باذن ربھا۔
(ابراہیم آیت نمبر ۲۵-۲۶)

یعنی کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاک درخت سے دی ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ (انسانی قلوب میں) قائم ہوتی ہے۔ اور شاخیں آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کی صداقت کی دلیل یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے تازہ بتازہ پھل دیتا چلا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مامور من اللہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان معیار بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے شیریں پھل سے دنیا کو ہر زمانہ میں متمتع فرماتا رہتا ہے۔ اسی معیار کی روشنی میں مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی نسبت فرماتے ہیں:۔

"میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے" (فتح اسلام)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کی تائید یا فضلوں سے ظاہر ہونے چاہئیں تو مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہوں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔" (فتح اسلام)

اس پاکیزہ درخت یعنی "تحریک احمدیت" کو جب کہ وہ ابھی اپنے ابتدائی دور ہی میں تھا کچلنے اور مسلنے کے لئے مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کونپل بڑھتی پھولتی پھلتی اور پھیلتی چلی گئی حتیٰ کہ ایک تناور درخت بن گئی۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں اسی شجرہ طیبہ کو زمین سے اکھاڑ پھینکنے اور نیست و نابود کرنے کے لئے احرار اور دیگر نام نہاد اسلامی جماعتوں کی پشت پناہی کے ساتھ ایک خطرناک عزم لے کر اٹھی۔ اُن میں سے کسی نے کہا کہ ہم احمدیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دیں گے۔ کسی نے کہا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دینگے۔ کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم قادیان کے منارۃ المسیح کو نیست و نابود کر دیں گے کسی نے یہ پیشگوئی کی کہ ... قادیانی اُس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام و نشان تک ہمیشہ کے لئے مٹتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور کسی نے یہ بڑ ہانکی کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر بھی اس طرح تنگ کریں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت چھوڑ دیں گے یا خود بخود مٹ جائیں گے۔ اس قسم کے تمام دعووں اور تعلّیوں کے جواب میں اُس وقت کے امام جماعت احمدیہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو۔ اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو۔ اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تُل جاؤ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اُس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اُس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔"

(الفضل ۳؍مئی ۱۹۳۵ء)

عین اُس وقت جبکہ اِس درخت کو نیست و نابود کرنے کے منصوبہ باندھے جا رہے تھے خدا تعالیٰ نے اِس شجرہ طیبہ میں ایک نہایت شیریں پھل کا انتظام فرمایا جو تحریک جدید کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اس تحریک کو ایک الٰہی تحریک قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ تحریک میری نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تحریک ہے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں دنیا میں پھیلائے ....

...... پھیل جاؤ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر و اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب ہو۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔"

(الفضل ۱۶؍جنوری سنہ ۱۹۳۶ء)

خلیفہ وقت کی اس آواز پر تمام جماعت نے دل و جان سے لبیک کہا ماؤں بہنوں اور بیٹیوں نے اپنے زیورات پیارے امام کے قدموں میں نچھاور کر دیئے۔ احباب جماعت نے اعلیٰ معیار کی مالی قربانی کا مظاہرہ کیا۔ ہزاروں افراد نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر کے اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے سپرد کر دیا۔ فدایان اسلام کی یہ قربانیاں اس وقت سے لے کر آج تک جاری ہیں۔ اور تاریخ اسلام میں ایک سنہرے باب کی حیثیت رکھتی ہیں ذیل میں اختصار کے ساتھ بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے ذریعہ جاری تبلیغی مہمات کے نتائج کا ایک خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

تبلیغی مراکز

خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت ۳۸ ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۱۴۲ باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ جبکہ کل ۱۰۲ ممالک میں ہماری ۱۱۵۹ جماعتیں ہیں جن میں کام کرنے والے مرکزی و مقامی مبلغین کی تعداد ۲۷۴ ہے ان کے علاوہ ہزاروں واقفین زندگی بھی میدان تبلیغ میں سرگرم عمل ہیں۔

مساجد کی تعمیر

تحریک جدید کے تحت جماعت احمدیہ کی بے مثال قربانیوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ افریقہ میں ۵۵۰ جزائر شرق الہند میں ۱۳۴ امریکہ میں ۹۔ یورپ میں ۸ اور مختلف دوسرے ممالک میں کم و بیش ۸۷ مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں جبکہ بیسیوں مساجد ہنوز زیر تعمیر ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دنوں میں سرزمین اسپین میں ... ۷ سال کے بعد جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر شدہ پہلی عظیم الشان مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اسی طرح پچھلے سال ہی حضور ایدہ اللہ الودود نے سرزمین آسٹریلیا میں ایک عظیم الشان مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

ہر مسجد کے پیچھے احمدی احباب و مستورات کی عظیم الشان قربانیوں کی ایک داستان نظر آئے گی۔

رفاہی ادارے

مختلف ممالک میں تحریک جدید کے تحت بفضلہ تعالیٰ ۲۸ تعلیمی مراکز، دو کالج، ۳۶ سیکنڈری سکولز، ۸ پرائمری سکولز اور ۲۱ میڈیکل سینٹرز نہایت کامیابی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔

تراجم القرآن

تحریک جدید کے تحت اب تک قرآن مجید کے تراجم درج ذیل دس زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

انگریزی۔ جرمن۔ ڈچ (ہالینڈ) سواحیلی (مشرقی افریقہ) انڈونیشین۔ ڈینش لوگنڈی۔ (یوگنڈا) یوروبا (نائیجیریا) اسپرانٹو (یورپ) گورمکھی (پنجاب انڈیا)

جبکہ مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم کا کام کم و بیش مکمل ہو چکا ہے۔ اور ان میں سے بعض کو جلد شائع کروانے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ سویڈش۔ نارویجن۔ سپینش۔ کویتی رڈنڈی۔ مینڈے۔ فرنچ اور کان (افریقہ) پرتگالی۔ اٹالین کیکویو۔ جمیں چینی اور ہندی اسی طرح حضور ایدہ اللہ الودود کے خصوصی ارشاد کے تحت تامل۔ ملایالم اور تیلگو وغیرہ جنوبی ہند کی زبانوں میں بھی قرآن مجید کے تراجم کا کام شروع ہو چکا ہے۔

مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر

اسلام کا پیغام کروڑوں صفحات پر مشتمل لٹریچر کے ذریعہ دنیا کی مشہور ۴۶ زبانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے ان زبانوں کے نام درج ذیل ہے۔

عربی۔ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن۔ فرنچ سپینش۔ سویڈش۔ نارویجین۔ ڈینش اطالوی۔ ترکی۔ رومانین۔ البانین۔ جاپانی کورین۔ سواحیلی۔ یوروبا۔ ہاؤسا۔ کویتی فارسی۔ لوگانڈہ۔ چینی۔ گورمکھی۔ پشتو سندھی۔ ہندی۔ اردو۔ بنگالی۔ برمی سنگھالی۔ مینڈے۔ اکان۔ ایبو۔ پنجابی روسی۔ یوگوسلاوین۔ ہنگری۔ گجراتی ماریہ آئشی لینڈک۔ پولش۔ ایٹروماشن۔ تامل ملایالم۔ کنڑا۔ تیلگو۔

اسی طرح تحریک جدید کے تحت ایک مضبوط اور مستحکم نظام کے ساتھ اکناف عالم میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کی عظیم الشان مہم جاری ہے جس کا اپنوں کے علاوہ غیروں کی طرف سے بھی اعتراف کیا جا رہا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک اعتراف ملاحظہ فرمائیے

اعترافِ حقیقت

سکینڈے نیویا کی ایک عیسائی تنظیم نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا۔ بعد تحقیق کمیشن کے ایک رکن BERTIL WILBERG نے بیان کیا کہ:۔

"یہ جماعت اسلام کی ترقی کے لئے بے پناہ جذبہ رکھتی ہے۔ اور اسلامی ممالک میں سے عیسائی اثرات کو دور کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ احمدیت جماعت اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ واپس لانے کے لئے اپنی کوششوں میں ممتاز ہے۔ اور اسی طرح اسی جماعت کی یہ بھی کوشش ہے کہ مسلمانوں کی قومی برتری ثابت ہو اور عزت نفس قائم ہو ایک لمبے عرصہ سے ربوہ سے تبلیغی کوششوں کو جاری رکھا جا رہا ہے کے نتیجہ میں ساری دنیا میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔ مثلاً مغربی افریقہ۔ امریکہ جنوب مشرقی ایشیا اور متعدد یوروپین ممالک میں اس جماعت کے افراد پائے جاتے ہیں۔"

(بحوالہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت ص۹)

نشانِ صداقت

تحریک جدید کے ذریعہ مشرقی و مغربی ممالک میں جماعت احمدیہ کو تبلیغی میدان میں جو عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہیں۔

کیونکہ حدیث میں آنے والے موعود کے بارے میں یوں مذکور ہے:۔

اِنَّہٗ یبلغ سلطانہٗ المشرق والمغرب (ینابیع المودۃ جلد ۳ ص۱۳۱)

یعنی حضرت مسیح محمدی صلعم کی روحانی حکومت مشرق و مغرب تک پہنچیگی۔

اسی طرح سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔

اِذا قام قائم آلِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم جمع اللّٰہ لہ اھل المشرق والمغرب۔

(ینابیع المودۃ جلد ۳ ص۱۰۴)

یعنی جب قائم آل محمد صلعم کا ظہور ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کے لئے مشرق و مغرب کے باشندوں کو جمع کر دیگا۔

تحریک جدید کے زمانہ آغاز میں مخالفین احمدیت جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دینے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے مخالفین احمدیت کے پاؤں تلے زمین کو اس طرح نکالا کہ آج تک ان (احراریوں) کا پاؤں زمین پر نہیں جم سکا مبارک ہیں وہ خوش نصیب جو اس الٰہی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر چکے ہیں کہ اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ ان ہی سرفروش مجاہدین احمدیت کی جانی اور مالی قربانیوں سے وابستہ کیا گیا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:۔

"آنحضرت دنیا میں بھیجے جائیں۔ خدا کی محبت کا بیج بویا جائے گا۔ رحم مسیح نے نہیں سلام ... شیطان کی بنی کے دن گنے جا چکے ہیں...... اٹھو تم سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے جاؤ! فتح و نصرت تمہارے قدم چومیگی کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے ...... اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں۔"

(الفضل ۱۶ اکتوبر ۸۲ء)

لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں بقیہ صفحہ ۱۵

کرنا ہے اور ہمارا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑنا ہے آج بھی ہم سے اپنی جان، مال، وقت، خواہشات اور عادات کی انتہائی قربانی پیش کرنے کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ آج بھی ہمارے کانوں میں یہ صدا آرہی ہے کہ ؎

ضرورت ہے امام وقت کو کچھ جانثاروں کی
محمد مصطفیٰ کے دین کے خدمت گزاروں کی
مقدم دین کو رکھیں جو دنیا پر بہر حالت
نہ ہو جن کو کبھی پرواہ لوگوں کے سہاروں کی

پس اے دین مصطفیٰ کی محترم خواتین آیئے اس روحانی سپاہ کے لئے ہم اپنے خاوندوں، بھائیوں، بیٹوں اور بیٹوں کو تیار کریں تاکہ جب اسلام کی فتح کا وقت آئے تو فخر و انبساط کے ساتھ ہم یہ کہہ سکیں کہ اس فتح میں میرے باپ کا ہاتھ تھا میرے بھائی کا ہاتھ تھا۔ میرے خاوند کا ہاتھ تھا اور میرے بیٹے کا ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور نباہنے کی عملی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہمارے مقدس امام ہم سے خوش ہوں۔ اور ہم رضائے الٰہی پانے والیاں بنیں آمین:۔
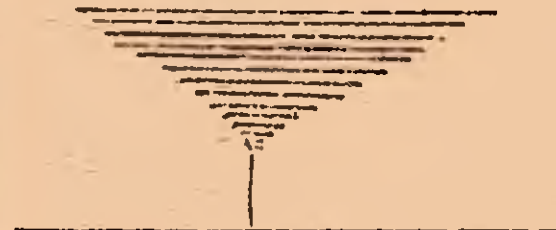
بدر کی توسیع اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے۔

تحریک جدید حضرت المصلح الموعودؓ کی نظر میں

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
"اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ( )
کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید کر لی ہیں۔ اور اس کے عوض میں اُن کے لئے جنت مقدر کر دی [illegible]۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت حاصل کرنے کا یہ کیا سستا سودا ہے کہ ایک انسان اسی کا عطا کردہ مال اور اُسی کی عطا کردہ جان اُسی کے راستے میں قربان کر کے اُس کی جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔ [illegible] بہت ہوں گے جو اس نفع بخش سودے کو بدلہیب خاطر اپنانا چاہیں لیکن اُنہیں اس کے مواقع نصیب [illegible] ہوں۔ اور چند وہ بھی ہوں گے جو ایسے نادر مواقع پائیں لیکن پھر بھی گہر مقصود سے محروم رہ جائیں۔

پس منظر

تحریک جدید، اس نفع بخش سودے کا ایک نادر و نایاب موقعہ فراہم کرتی ہے جس میں قربانی کے مواقع بھی میسر ہیں از روۓ [illegible] کے ذریعہ جان کی قربانی کے مواقع بھی [illegible]۔ یہ عظیم الشان تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت [illegible] بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کے سامنے اُس وقت رکھی جبکہ احرار کی فتنہ انتہائی تلاطم [illegible] تھا اور اُس وقت کی حکومت کی پشت [illegible] کے بل بوتے پر احمدیت یعنی حقیقی [illegible] کے درخت کو بیخ و بن سے اکھاڑ [illegible] کے خواب دیکھے جا رہے تھے [illegible]۔ غلبۂ اسلام کے اس آسمانی [illegible] کو کسی انسانی ہاتھوں نے نہیں لگا [illegible] زمینی تدابیر اور انسانی ہاتھوں سے [illegible] کی بربادی ممکن ہو، بلکہ یہ خدا تعالیٰ [illegible] اپنے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور جس [illegible] جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے "وصیت" کے نظام کے [illegible] دراز کر دی تھیں، ان کو [illegible] تک پہنچانے اور ان کو مضبوط [illegible] کرنے کے لئے سیدنا المصلح الموعودؓ نے ۱۹۳۴ء کے پُر آشوب زمانہ میں "تحریک جدید" کی بنیاد رکھی۔ جس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ خود فرماتے ہیں:

"تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی [illegible] اس کے لئے بطور [illegible] کی حیثیت میں ہے گویا وہ نظامِ نو کے [illegible] کے لئے ایک ایلیاہ نبی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کا ظہور مسیح موعود کے خلیفہ [illegible] ظہور کے لئے بطور ارہاص کے ہے۔ ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظامِ نو کی تعمیر میں مدد دیتا [illegible]"

([illegible] نظامِ نو صفحہ ۱۱)

الٰہی [illegible]

یہ عظیم الشان تحریک جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے عہد مبارک میں آپ ہی کی زبان سے اس کا اعلان و اجراء ہوا لیکن خود بانیٔ تحریک جدید فرماتے ہیں کہ یہ کوئی انسانی تحریک نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ تحریک جدید ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے سے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

غرض و غایت

جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے یہ آسمانی تحریک، اُس عظیم الشان عالمگیر انقلاب کو اور اُس نظامِ نو کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے بطور ارہاص کے ہے جس کی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل رکھی اور اسی بنیاد پر اُس نظامِ نو کی عظیم عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے آپ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں "وصیت" کا نظام جاری فرمایا اسی وصیت کے نظام کو عالمگیر شکل دینے کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کو جاری فرمایا۔ چنانچہ اسی مبارک تحریک کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے اموال و نفوس کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے چار دانگ عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ تثلیث کدوں میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر توحید باری تعالیٰ کے قیام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی جا رہی ہے۔

تحریک جدید کے بنیادی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی و سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہر احمدی پر فرض

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اسے احمدیت میں اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت ...... کے لئے کچھ خرچ کرے، اس کا اسلام لانا یا احمدیت کا قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

(بدر ۱۴ جنوری ۱۹۵۷ء)

[illegible] فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر فرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی دُعائیں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جہاں احباب جماعت کے سامنے تحریک جدید کی اہمیت غرض و غایت اور افادیت کو مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا اور ہر احمدی کو اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے کی تحریص و ترغیب دلائی۔ وہاں احباب جماعت کے لئے خصوصی دُعائیں بھی فرمائی ہیں تاکہ انہیں اس تحریک میں شامل ہونے اور حیثیت کے مطابق حصہ ڈالنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق و سعادت ملے۔ چنانچہ حضورؓ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔"

(۲) اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔"

(۳) "اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے۔ اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہر احمدی حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کا وارث بنے۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے تاکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آ جائیں اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ مبارک دن دیکھ لیں اللّٰھم آمین۔

تحریک جدید اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں

از محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد آندھرا

تحریک جدید اور لجنہ اماء اللہ کی بین الاقوامی تنظیم! یہ دونوں عنوانات زندگی کی ایک مسلسل متحرک اور کبھی نہ مٹنے والی ٹھوس حقیقتیں ہیں کہ جن کے پس منظر میں ایک مایۂ ناز عہد آفرین ہستی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ بازگشت سنائی دے رہی ہے کہ:۔

"تمام دنیا تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام "تحریک جدید" ہے"

دین اسلام کی حفاظت اور احیائے اسلام کے لئے "تحریک جدید" کا اجراء فرما کر ایک موثر قدم اٹھایا اور جماعت احمدیہ کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے جماعت کے ہر طبقہ کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود دنیا میں صحیح اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اس ضرورت سے بخوبی واقف تھے کہ۔ "اگر ہم پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لیں تو اسلام کی فتح یقینی ہے"۔ ذیلی تنظیموں میں سب سے پہلے آپؓ نے لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا اور اس تنظیم کو پروگرام عمل کا ایک اہم اور لازمی جزء قرار دیا کہ:۔

"ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس نہیں ہوا کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہماری زندگی کس طرح ہونی چاہیئے جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں مرنے کے بعد بلکہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کرتیں کی روزمرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور کام بھی کرنے کے قابل ہیں یا نہیں۔ دشمنان اسلام میں عورتوں کو کوششوں سے جو زہر کی تخموں میں پیدا کی جاتی ہے مثلاً آج کل بچے COMMENT میں پڑھ رہے ہیں ان پر وہاں جو برا اثر ڈالا جاتا ہے اور جو بد گمانی اسلام کے متعلق پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی علاج ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی اور علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر مبنی ہے۔ چونکہ بڑے ہو کر بچے جو اثر قبول کرتے ہیں۔ وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے"

حضرت مصلح موعودؓ کا ہم عورتوں پر یہ احسان ہے کہ آپ نے اپنی پر معارف اور دلنشین تقریروں اور تحریروں سے ہمیں جگایا۔ ہمارے ذہنوں کو روشن کیا اور یہ احساس ہمارے دلوں میں پیدا کیا کہ اگر ہم کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہیں تو بہت کچھ کر سکتی ہیں اور ہمارے ہی ذریعہ آئندہ نسلیں ترقی پذیر ہو سکتی ہیں۔

جماعت کی اندرونی اور بیرونی تربیت و اصلاح۔ بیرونی ممالک میں مشن ہاؤسز اور مساجد کا قیام۔ قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت اور تبلیغ اسلام کے کاموں میں غیر معمولی وسعت یہ تمام ترقیات تحریک جدید کا ثمرہ ہیں۔ تحریک جدید کا دور اول بڑی خیر و خوبی اور بڑی شاندار قربانیوں کی مثالیں قائم کرتا ہوا گذرا۔ پھر دور دوم آیا جس نے بڑی حد تک دور اول کا بوجھ اٹھا لیا یہاں تک کہ دور سوم شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے لجنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

"لجنہ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لیتی ہیں تو ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا نہایت حسین نظارہ سامنے آتا ہے"

حضور کا یہ اقتباس جہاں ہمارے آقا کی ہم پر حسن ظنی اور حوصلہ افزائی کو ظاہر کرتا ہے۔ وہاں ہماری ذمہ داریوں کو بھی دوچند کر دیتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات کا منظر تبھی سامنے آئے گا جب ہم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی جیسا کہ حضور مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے"

اور چندہ تحریک جدید کے تعلق سے فرمایا

"ادائیگی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس وقت ادا کر چکے ہوں تو آج چھاتی تان کر پھرتے کہ آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ادا کر دیا ہے"

اس فرمان کے بموجب لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور عہدیداران کی یہ پہلی کوشش ہونی چاہیئے کہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں ادا کر کے نیکی میں سبقت لے جانے والیاں بنیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ دفتر اول و دوم میں خدا کے حضور حاضر ہو جانے والے مرحوم اقرباء کی طرف سے چندے ادا کر کے اپنے بزرگوں کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارے موجودہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود نے ۵ نومبر ۱۹۸۲ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کے سامنے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ:۔

"میری خواہش ہے کہ دفتر اول تحریک جدید قیامت تک جاری رہے۔ جو ایک دفعہ اس میں شامل ہو چکے ہیں ان کی اولادیں اُن کے نام کو قائم رکھیں"۔ (حضور نے مزید فرمایا) مجھے بھاری توقع ہے ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کریں گے اور کبھی یہ وقت نہیں آئیگا کہ اس دفتر کی تعداد کم ہو جائے"

اس لحاظ سے لجنہ اماء اللہ کی مستورات پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے قدم آگے بڑھانا ہوگا۔ اور امام وقت کی خواہش پر صدق دل سے لبیک کہتے ہوئے خدا کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی۔

پھر تحریک جدید کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہم سادگی اختیار کریں۔ ایک سے زیادہ کھانے نہ کھائیں۔ سینما اور تھیٹر نہ دیکھیں بیکار نہ رہیں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ کسی جائز کام کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھیں۔ لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کریں۔ اپنے اخراجات کو کم کریں۔ دینی اور جماعتی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچائیں۔ رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھیں دعاؤں کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہیں۔ تحریک جدید کے اس اہم پہلو کو پیش نظر رکھ کر عمل کرنا اور کروانا لجنہ اماء اللہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ ہمیں تحریک جدید کے ان اہم مطالبات کو پہلے خود دل و جان سے تسلیم کرنا ہوگا۔ اور اپنے عملی نمونہ سے گھر کا ماحول ایسا پاکیزہ بنانا ہوگا کہ جس میں اسلامی تہذیب کا پورا پورا عکس نظر آتا ہو۔ اگر ہم فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ اللہ کا مظہر ہوں گی۔ تو ہماری گودوں میں پرورش پانے والے نونہال بھی راستباز حیادار۔ فرمانبردار اور بہادر ہوں گے۔ اگر ہم سب سے پہلے اپنی اصلاح کر لیں ان معنوں میں کہ ہم تقویٰ کی باریک راہوں کو سمجھنے اور ان پر چلنے والیاں بن جائیں اور ہمیشہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتی رہیں۔ اور اپنے نمونہ کو عین اسلامی شریعت کے مطابق ڈھالیں تو ہمیں بچوں اور معاشرے کی اصلاح کرنے میں دقت پیش نہ آئیگی۔ ہم اس الٰہی جماعت کا ایک حصہ ہیں جن کا قول اور فعل برابر ہونا چاہیئے۔ ہمیں نیکی کو سفوار کر ادا کرنا اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی لذات کا معیار درست کرنا ہوگا اور ہمیں اپنی لذات اپنے رب سے وابستہ کرنا ہوں گی۔

یاد رکھئے ؎

جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزد کردگار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اگر ہم نے آج اپنی اصلاح نہیں کی تو ہم دنیا کی اصلاح کیسے کریں گی۔ ہمارا مقصد اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہمارا مقصد خدائے واحد کی حکومت کو از سر نو قائم (باقی صفحہ ۱۹ پر)

احمدیت کا مستقبل تحریک جدید کے آئینہ میں

از مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان [illegible] آزاد نوجوان مدراس

احمدیت کا مستقبل اسی دن روشن ہو گیا تھا جس دن سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے بحکم الٰہی اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی تخم ریزی کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ :-

"سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا وہ بڑھے گا پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

جن مراحل سے گذر کر پچھلی نصف صدی میں ہم اپنے موجودہ مقام کو پہنچے ہیں۔ وہ ہماری تاریخ کا نہایت ہی شاندار باب ہے۔

عصر جدید کی مختلف تحریکوں کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی اصلاح اور ترقی کی خاطر کئی تحریکیں بنائیں۔ جس جدید تشکیل کو اسلامی تفکر کے نام پر لیکر یہ تحریکیں اٹھیں ان کے گریبانوں کو خود دور حاضر کے تقاضوں نے چاک کر دیا حقائق کے آئینہ میں ان تحریکوں کا عروج و زوال بڑا ہی عبرت خیز ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ اسلام نے صحرا کے [illegible] کو اٹھا کر ایک صدی کے [illegible] سے لیکر ہر اکش تک ساری مہذب دنیا کا سردار بنا دیا اور ایک زمانہ وہ بھی آیا کہ اسلام کے نام پر ان کی بیہودہ حرکتوں نے انہیں غارتگری کے گھاٹ اتار دیا۔ اسی پس منظر کے آئینہ میں ایک وہ "تخم ریزی" بھی ہے جو قادیان کے گم نام گاؤں میں احمدیت کے نام سے منسوب ہوئی۔ جو پھولتے پھلتے "تحریک جدید" کے نام سے ایک تناور درخت بن گئی۔ جس کے ثمر آور پھلوں میں عالم اسلام کا سب سے پہلا "نوبل پرائز" حاصل کرنے والا مایہ ناز مسلمان ڈاکٹر عبدالسلام منظر عام پر آیا۔

سچ ہے درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ درخت بھی [illegible] اور پھلدار ہو گیا کہ احمدیت کے [illegible] بڑے مخالف مولانا ظفر علی خان [illegible] اعتراف کرنا پڑا :-

"میری حیرت زدہ نگاہیں [illegible] کے اس تناور درخت کو [illegible] رہی ہیں جس کی شاخیں ایک طرف یورپ میں تو دوسری طرف چین اور امریکہ میں نکل گئی ہیں۔"

(اخبار [illegible] لاہور)

احمدیت کے اس تناور درخت کا نام تحریک جدید ہے جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ کے موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے ہاتھوں ۱۹۳۴ء میں رکھی گئی۔ اس کی مالی حیثیت اس زمانہ میں ساڑھے ستائیس ہزار روپیوں کی تحریک محدود عطایوں کی شکل میں تھی اور آج اس کا مالی نظام ہر سال کروڑ روپیوں کو [illegible] کے خرچ میں پہنچ گیا ہے اور اس کی عالمی حیثیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ نصف صدی میں اس تحریک نے غیر معمولی ترقی کی۔ زمین کے کناروں تک اس کے تبلیغی مشن پھیل گئے۔ اس کے ذریعہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوئے۔ دواخانے اور ہسپتال جاری ہوئے۔ اشاعت اسلام کے لئے دنیا بھر میں تبلیغ کے مراکز آباد ہوئے ہزارہا غیر مسلم مسلمان ہوئے یہ سب کچھ تحریک جدید نے بڑی مخالفت کے درمیان کیا۔ اسکی مخالفت کل تک انفرادی طور پر قومی اداروں کے ذریعہ ہوئی لیکن اسکی نوعیت آج ایک ریاستی اور سرکاری رنگ اختیار کر گئی ہے۔ کل تک فتوے لکھے جاتے تھے۔ آج "آرڈیننس" جاری کئے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ تبلیغ کو جرم قرار دیا جا رہا ہے، پاکستان کی یہ ہٹ دھرمی فرعونیت سے کم نہیں ہے۔ اور تحریک جدید، احمدیت کا وہ عصا ہے جو فرعون کے مقابلہ میں قدرت نے موسیٰ کے ہاتھ میں دیا تھا۔ اس معجزہ نمائی کے دیکھنے کے لئے ایک نظر چاہیئے احمدی آنکھوں نے ایسے کئی نشان دیکھے ہیں۔ جنہوں نے ان کے عین الیقین کو حق الیقین تک پہنچا دیا ہے۔

"تحریک جدید" صرف ایک تبلیغی تحریک کا نام نہیں بلکہ اس تبلیغ کے لئے ایک ایسی تعلیم و تربیت کا بھی نام ہے جس سے آدمی انسان بنتا اور انسان سے با مذاق اور باخدا انسان بن جاتا ہے۔ ایک ایسے کیریکٹر کا پیدا کرنا مقصد ہے جو خاص اسلامی ہو۔ یعنی اسلام کی حقیقی تصویر کا آئینہ دار ہو۔ تحریک جدید نے یقیناً ایسے لوگ پیدا کئے جن کے علم و کلام کا دنیا نے لوہا مان لیا اور ان کی قربانی اور ایثار نے اسلام کا سر بلند کر دیا۔

اگر نگاہ شوق کو وہ نظر حاصل ہے جو زمانہ کی حقیقت کو دیکھ سکے تو ایسی نظر کے لئے تحریک جدید میں کئی حقائق پائے جاتے ہیں۔ اس کا ایک تازہ کارنامہ طارق بن زیاد کی سرزمین اندلس میں از سر نو اسلام کا کھڑا ہونا ہے۔ اسپین میں پیڈرو آباد کی "مسجد بشارت" اسکی تازہ دلیل ہے۔

جماعت احمدیہ اور تحریک جدید دو جداگانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی چیز کے دو الگ الگ نام ہیں اور دونوں لازم و ملزوم، اسکی ایک تعریف ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوں کی ہے

"یہ وہ جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں دنیا کے پردے میں اس وقت یہ جماعت بلاشبہ ساری کائنات کا خلاصہ ہے اور اس دور نے جماعت کو ایک نئی عظمت نئی رفعت عطا کر دی ہے۔"

(خطبہ جمعہ لندن ۲۷ جولائی ۱۹۸۴ء بحوالہ بدر ۲۳ اگست ۱۹۸۴ء)

احمدیت کا مستقبل، تحریک جدید کے آئینہ میں اسقدر وسیع بلند اور روشن ہو گیا کہ اس کی 3RD. DIMENSIONAL اس کو "کائنات کا خلاصہ" بنا کر پیش کرنے لگی ہے اس حقیقت کا عکاسی پہلو اب جذبہ بصیرت سے کہیں بعید ہے۔ شناخت کے ستون اس قدر بلند ہو گئے ہیں کہ ان کی فلک بوس کیفیت، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بلند کرنے لگی ہے جس کو آنے جانے والے قلاباز بھی سننے لگ گئے ہیں۔ ایک نئی صبح سعادت نمودار ہو گئی ہے جو تھکی ہاری اور نیند کی ماری انسانیت کو جھنجھوڑنے لگی ہے ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

یہ کسی مجنوں کی بڑ اور نہ ہی تصورات کا ایک شاعرانہ رنگ ہے، بلکہ ایک حقیقت ہے

"ایک نئی زمین اور نیا آسمان"

تیار ہو رہا ہے اس نظارہ کو وہی آنکھ دیکھ سکتی ہے جس کو نظر بصیرت عطا ہوئی ہو ورنہ معجزہ شق القمر تو ہو جاتا ہے پر ابوجہل کو نظر نہیں آتا۔

تحریکیں تو بہت بنیں اور بھی بنیں گی پر کون ہے جو یہ دعوے کرے کہ یہ تحریک بحکم الٰہی ہے اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہے یہ پھولے گی پھلے گی اور پروان چڑھے گی اور دنیا کی تمام مخالفین اس کے سامنے ہیچ ہو کر رہ جائیں گی ؎

"جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے"

یہ وہ باتیں ہیں جو خالص خدا سے تعلق رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کی جاتی ہیں گلشن احمد کی بہار، تحریک جدید میں ہر اس شخص کو بخوبی نظر آ رہی ہے جس کو اس بہار کے دیکھنے کی آنکھیں عطا کی گئیں اور وہ کان بھی دیئے گئے جن سے وہ گفتار یار بھی سن سکے اسلام کی زندگی کا یہ ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ یہی وہ مسیحائی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ میں پائی جاتی ہے۔

◎

تقریب شادی

مورخہ ۱۱/۸۴/۱۱ کو مکرم سلطان احمد صاحب گجراتی ابن مکرم چوہدری ولی محمد صاحب گجراتی درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ امۃ الظہیر صاحبہ بنت مکرم سلیمان خان صاحب ساکن بھدرک کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اور موصوفہ قادیان میں ہی اپنے عزیزوں کے پاس قیام پذیر تھیں۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات عزیزہ کے خالو مکرم خواجہ دین محمد صاحب درویش مرحوم کے مکان پر گئی یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ شام ۵½ بجے کے قریب رخصتانہ کو رخصت کیا گیا۔ مورخہ ۱۲/۸۴/۱۱ کو مکرم چوہدری ولی محمد صاحب گجراتی نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر پانچ صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اس سے قبل مکرم چوہدری ولی محمد صاحب گجراتی نے ایک صد کے قریب غیر مسلم دوستوں کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور بعض بزرگان بھی شامل ہوئے۔ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔

ہر آن اپنے اِس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے:-

"میں دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا۔"

(منجانب)

کوہِ نور پرنٹنگ پریس چھتّہ بازار حیدرآباد (آندھرا)

THE JANTA PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اگر میں قوم کی خدمت کرتے ہوتے مر بھی جاؤں تو میرے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہوگی۔
مجھے یقین ہے کہ میرے خون کا ہر قطرہ، اِس قوم کے فروغ میں کام آئیگا، اور اسے
مستحکم اور متحرک بنانے میں کارآمد ثابت ہوگا۔"

30 اکتوبر 1984ء

شریمتی اندرا گاندھی

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

29th Nov. 1984 TAHREEK-E-JADEED NUMBER PRICE Rs. 1 25